اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

Monthly Mishkat

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya
Bharat

اس شمارہ میں خاص

- سود کے متعلق اسلامی تعلیم
- نکاح متعہ اور حلالہ کی اسلامی حیثیت
- Birth Control کچھ باتیں، کچھ حقائق

جلد 4 ستمبر 2020 - تبوک 1399 - محرم/صفر 1442 شمارہ 9

قادیان دارالامان کے مختلف مقامات (ایوان طاہر، مساجد، محلہ جات اور سڑکوں) پر
وقارِ عمل کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام کورونا ٹیسٹ کیمپ میں تعاون کرتے ہوئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مِشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبدالقدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دلوں میں کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے
(مصلح موعودؓ)

اداریہ	4
قرآن کریم / انفاخ النبی	5
کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	6
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2020	7
روحانی خزائن کا تعارف (جلد سوم)	10
سود کے متعلق اسلامی تعلیم	13
نکاح متعہ اور حلالہ کی اسلامی حیثیت	21
Birth Control کچھ باتیں، کچھ حقائق	26
اذکروا امواتکم بالخیر (خواجہ غلام نبی صاحب پڈر مرحوم، ایس ایم جعفر صادق صاحب مرحوم)	30
سائنس کی دنیا	23
گوشۂ ادب	34
Fitness & Health Corner	35
بزم اطفال	37
Summary of the Friday Sermon on 12th June 2020	42

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

قرآن کریم کی آتش زدگی

قرآن کریم جَلانے کے لئے نہیں بلکہ انسانوں کے دلوں کو جِلا بخشنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔یہ وہ کتابِ رحمت ہے جس نے دنیا کو آگ کے گھڑے کے کنارے پر کھڑا پایا اور اپنی امن وعافیت بخش تعلیمات سے اسکو نجات بخشی۔عرب قوم پشتوں سے خانہ جنگی میں ملوث تھی لیکن قرآن کریم کی رحمت ورافت اور آپسی بھائی چارے سے بھرپور تعلیمات سے یہ وحشی آپس میں بھائی بھائی ہوگئے۔ فتنہ فساد اور عداوت کی سب جڑیں کاٹ ڈالیں۔یہ ایک عظیم انقلاب تھا جو قرآن کریم نے عرب معاشرے میں پیدا کیا اور پھر ساری دنیا میں اس کے نمونے منظر عام پر آئے۔

دورحاضر میں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے غیروں کے مذموم حملوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے غلط رویئے کا بھی بڑا عمل دخل رہا ہے۔اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے نئے نئے ہتھکنڈے اپنائے جارہے ہیں۔کبھی نبی کریم ﷺ کے کارٹون بنا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھلواڑ ہورہا ہوتا ہے تو کبھی قرآن کریم کے نذر آتش کرنے کے افسوس ناک واقعات رونما ہورہے ہوتے ہیں۔ایسا ہی ایک حالیہ واقعہ سویڈن کے ملک میں ملمو جگہ پر دیکھنے کو ملا جس میں قرآن کریم کو جلانے کی جسارت کی گئی۔اس پر وہاں کے بعض مشتعل مسلمانوں نے پولیس کے ساتھ پتھراؤ کیا اور آتش زنی کی۔مسلمانوں کے اس احمقانہ ردعمل کے نتیجہ میں وہاں قومی املاک کا نقصان ہوا۔اور اسلام کی غلط تصویر لوگوں کے سامنے آئی۔جبکہ قرآن کریم امن وشانتی کی علمبردار کتاب ہے۔قرآن کے ساتھ حقیقی محبت اور غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور اسکی امن بخش تعلیمات سے لوگوں کو متعارف کرایا جائے۔اس طرح کے بہیمانہ رویہ سے لوگ قرآن سے متنفر ہوجائینگے۔قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے اسکی حفاظت کی ذمہ داری خود اس نے اپنے ذمہ لی ہے۔اس طرح قرآن کریم کو جلانے سے یہ لوگ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو پائینگے۔قرآن کریم کی عظمت غیروں کے دلوں میں اسی وقت راسخ کی جاسکتی ہے جب اسکی حسین تعلیمات سے انکو روشناس کرایا جائے۔یہی وہ پیغام ہے جو ہمارے امام عالی مقام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر دیا ہے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”سچائی یہ ہے کہ سویڈن اور دوسرے مغربی ممالک میں لوگ اسلام کی سچی تعلیمات سے بے خبر ہیں جس کی وجہ سے انتہاپسند اپنے جھوٹے پروپگنڈا کو پھیلانے کے لئے قرآنی آیات کو سیاق وسباق کے برخلاف پیش کرتے ہیں۔جو لوگ اس طرح کے نفرت آمیز عمل کرتے ہیں انکو اسلام کا کچھ علم نہیں۔نہ ہی جہاد کے لئے قرآن کریم میں بیان کردہ شرائط کا پتہ ہے۔وہ اس حقیقت کو نظرانداز کرتے ہیں کہ بائیبل میں کئی آیات ایسی ہیں جن کو سیاق وسباق کے برخلاف پیش کرنے سے جبر جائز سمجھا جاسکتا ہے۔اس کے باوجود ایک احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اسلام کی امن بخش تعلیمات کو ہر شہر قصبہ میں متعارف کرائے اور اسکو عملائے تاکہ لوگ ہمارے مذہب کی حقیقت کو جان لیں۔“

اللہ تعالیٰ کرے کہ امت محمدیہ اس پیغام کو بگوش ہوش سننے والی ہو اور اس پر عملدرآمد کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ہو۔

نیاز احمد نائک

قرآن کریم

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ:128)

یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (الأحزاب 34)

ترجمہ: اے اہل بیت یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (توبہ:36)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے نزدیک، جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اُن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہ ہے قائم رہنے والا دین۔ پس ان (مہینوں) کے دوران اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔ اور (دوسرے مہینوں میں) مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑائی کرو جس طرح وہ تم سے اکٹھے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (سورۃ العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔" (سنن نسائی)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ: کہ حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا: یعنی اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین)

آپؐ فرماتے ہیں اے لوگو میں ایک انسان ہوں، عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آجائے گا اور مجھے اس کی بات ماننا ہوگی، إِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: کہ میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ان میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اس کے مطابق فیصلہ کرو، آپؐ اس بات پر رغبت دلاتے اور ابھارتے رہے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

(سنن الدارمی، فضائل القرآن، فضل من قرأ القرآن)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن وحسین رضی اللہ عنہما اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(جامع الترمذی کتاب المناقب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے ... دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسینؓ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر، استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوب صورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 544 تا 546۔ اشتہار نمبر 263)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس چاہے مسلمان ممالک کی بدامنی اور بے سکونی اپنے ملکوں میں ایک دوسرے پر ظلم کی وجہ سے ہو یا اسلام دشمن طاقتوں کے مسلمانوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہو، اس کا حل اور قیامِ امن کا علاج اور مسلمانوں کے رعب کو دوبارہ قائم کرنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے اُس فرستادہ کے پاس ہے جو آنحضرتؐ کا عاشقِ صادق اور آپؐ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے مشن کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپؐ کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو تمام صحابہ کے مقام پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں نے اگر اپنی اکائی منوانی ہے، اپنی ساخت کو قائم کرنا ہے، اسلام کو غیروں کے حملوں سے بچانا ہے، دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچا کر آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لانا ہے تو پھر شیعہ سنّی کے فرق کو مٹانا ہوگا۔ آپس کے، فرقوں کے، گروہ بندیوں کے فرق کو مٹانا ہوگا۔ اُس اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو آنحضرتؐ لے کر آئے تھے جس میں کوئی فرقہ نہیں تھا جس میں ہر صحابی قربانی کی ایک مثال تھا۔ نیکی اور تقویٰ کا نمونہ تھا۔ ایسا ستارہ تھا جس سے روشنی اور رہنمائی ملتی تھی۔ لیکن بعض کا مقام آنحضرتؐ کے نزدیک دوسروں سے بلند بھی تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کو اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرتؐ نے جو بلندی دی ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کا مقام ہے۔ حضرت عثمانؓ کا اور حضرت علیؓ کا مقام ہے۔ حضرت امام حسینؓ اور حسنؓ کا مقام ہے۔ یہ درجہ بدرجہ اسی طرح آتا ہے۔ پس حفظ مراتب کے لحاظ سے صحابہ کے مقام کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہوگا تو ہر قسم کے فساد مٹ جائیں گے اور یہ سب فرق مٹانے کے لئے آخرین میں حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے اور ہر صحابی اور آنحضرتؐ کے ہر قرابت دار کا مقام ہمیں بتا کر اُن کی عزت و تکریم قائم فرمائی۔

(خطبہ جمعہ 23/ نومبر 2012ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 7/اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الصّف کی آیات 9 اور 10 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔ بعد ازاں فرمایا:

آج 7/اگست ہے اور یہ جماعت احمدیہ یو کے کے کیلنڈر کے مطابق جلسہ سالانہ یو کے کا پہلا دن ہے۔ لیکن اس وبا کی وجہ سے جلسے کا انعقاد نہیں ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ جلد حالات معمول پر لائے اور ہم تمام روایات کے ساتھ جلسہ منعقد کرسکیں۔ بہرحال ایم ٹی اے نے اِس کمی کو کچھ حد تک پورا کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ گذشتہ برس مختلف جلسوں کی میری تقاریر دکھائی جائیں گی۔ اسی طرح کچھ براہِ راست پروگرام بھی نشر ہوں گے۔ اس لیے گھروں پر بیٹھ کر ان تین دنوں کے پروگراموں کو خاص طور پر دیکھیں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ دورانِ سال جماعت پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی تازہ رپورٹ پیش کروں تاکہ احبابِ جماعت کے لیے یہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہو۔ آج کے خطبے میں اور پرسوں اتوار کی شام یہاں ہال سے براہِ راست پروگرام میں ان شاء اللہ اس رپورٹ سے بعض ایمان افروز واقعات بھی پیش ہوجائیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِن حالات کے باوجود جو گذشتہ چھ سات ماہ سے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا قدم آگے ہی بڑھا ہے، بالخصوص تربیت اور جماعتی تعلق میں خاص طور پر بہتری پیدا ہوئی ہے۔ حضورِ انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں آپؑ نے واضح اعلان فرمایا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اِس دَور میں دینِ اسلام کی تبلیغ اور ترقی آپؑ سے ہی وابستہ ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا تمام مخالفتوں کے باوجود آپؑ کے اس سلسلے نے ان شاء اللہ پھلنا، پھولنا اور پھیلنا ہے، یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ مجھ کو بتلایا گیا کہ اِس آیت (هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ) کا مصداق تُو ہے اور تیرے ہی ہاتھ اور تیرے ہی زمانے میں دینِ اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔ فرمایا: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو اسی لیے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گواہ ہو اور تا خدا کی معرفت بڑھے اور اس پر ایسا یقین پیدا ہو جو گناہ اور گندگی کو بھسم کرجاتا اور نیکی اور پاکیزگی پھیلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 288 نئی جماعتیں اور 1040 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرفہرست ہے جہاں چالیس نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد کانگو کنشاسا اور پھر غانا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلے میں حضورِ انور نے کانگو کنشاسا، گیمبیا اور لائبیریا وغیرہ ممالک سے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔

فلپائن میں شدت پسند مسلمانوں کے مشہور علاقے سالوپین میں خدا تعالیٰ نے تئیس افراد کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ سینیگال کے ریجن تانبہ

کنڈال میں تبلیغی وفد کی کوشش سے پورا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اسی طرح ریڈیو پروگرام کے ذریعے اس سال کے دوران بیس دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔ گوئٹے مالا کے کوبان شہر میں پہلی بار جماعت کا پیغام پہنچا اور وہاں تین افراد نے بیعت کی۔ جنوبی فلسطین کے تاریخی شہر الخلیل اور اس کے گردونواح میں منظم جماعت قائم ہوگئی ہے اور ایک احمدی نے اپنے گھر کا ایک حصّہ مسجد کے لیے الگ کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال دنیا کے چار برّاعظموں میں 124 نئی اور 93 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ اس طرح ان مساجد کی مجموعی تعداد 217 بنتی ہے۔ گوئٹے مالا میں 31 سال کے وقفے کے بعد دوسری مسجد تعمیر ہوئی۔ ناروے میں ایک مقام پر مقامی آبادی اور چرچ کی مخالفت کے باعث مسجد کی تعمیر کا پروگرام دو سال سے تعطل کا شکار تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر یوں غالب آئی کہ وہی چرچ جو مخالفت کر رہا تھا اس کی انتظامیہ سے اپنا چرچ سنبھالا نہیں گیا اور جماعت نے وہ عمارت خرید کر مسجد میں تبدیل کر دی۔ اس مسجد کا نام 'مسجد مریم' رکھا گیا ہے۔ امسال ملاوی میں جماعت کی پہلی مسجد قائم ہوئی اور تین دیہات کے ایک ہزار افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ میکسیکو کے دارالحکومت میکسیکو سٹی میں ایک تین منزلہ عمارت کے گراؤنڈ فلور کو بطور مسجد تیار کیا گیا ہے۔ اس کا نام 'مسجد بیت العافیت' ہے۔ مالی میں مخالفت اور سرکاری رکاوٹوں کے باعث تین سال سے التوا کا شکار ایک مسجد اب آباد ہوگئی ہے اور وہاں نمازیں شروع کر دی گئی ہیں۔ تنزانیہ کے ایک ہی ریجن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ برکینا فاسو میں دو معمّر احباب نے مسجد کے چندے کے لیے دو مرغ اور کچھ انڈے بطور چندہ پیش کیے اور معلّم صاحب نے ان کو اس کی رسید دی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ سو سال بعد بھی افریقہ کے غریب لوگ قادیان کے غربا کی روایات کو قائم کر رہے ہیں۔ کوئی سعادت مند عقل کی آنکھ سے دیکھے تو اس کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سچائی نہیں تو اور کیا ہے۔

تنزانیہ کے رینگا ریجن میں تبلیغی لیکچر کے بعد ایک 72 سالہ خاتون حلیمہ صاحبہ نے اپنے پلاٹ کے کاغذات مسجد کی تعمیر کے لیے پیش کر دیے۔ احباب جماعت اب وقارِ عمل سے وہاں مسجد تعمیر کر رہے ہیں جس میں اُن بزرگ خاتون کے بیٹے بھی حصّہ لے رہے ہیں۔ برکینا فاسو کی زینت صاحبہ لمبے عرصے تک نرسنگ کورس میں داخلے کی کوشش میں ناکام رہیں۔ آپ نے تعلیم کے لیے جمع شدہ رقم بطور چندہ مسجد کی تعمیر کے لیے پیش کر دی۔ دو ہفتے کے اندر اندر انہیں شعبہ صحت کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کو ڈائریکٹ سلیکٹ کرلیا گیا ہے اور آپ کے تمام تعلیمی اخراجات حکومت برداشت کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 97 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا، اس میں گھانا سرفہرست رہا۔ تنزانیہ کے سیمیو ریجن میں گذشتہ سال جماعت قائم ہوئی تھی۔ یہاں اس سال مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

وقارِ عمل جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ہے۔ امسال 148 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 114 ممالک میں کُل اکتالیس ہزار ایک سو گیارہ وقارِ عمل کیے گئے۔ جن کے ذریعے 52 لاکھ 13 ہزار امریکی ڈالرز کی بچت ہوئی۔ مرکزی نمائندوں نے دنیا بھر کے بیشتر ممالک کے دورے کیے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے مثبت اثرات ظاہر ہوئے۔

اس وقت افریقہ کے آٹھ ممالک میں انگلستان کی زیرِ نگرانی پریس کام کر رہے ہیں جہاں سے چھ لاکھ بارہ ہزار کتب اور چورانوے لاکھ پچاسی ہزار سے زائد تبلیغی لٹریچر اور لیف لیٹس وغیرہ شائع ہوئے ہیں۔ اس سال فارنہم (Farnham) پریس سے تین لاکھ ساٹھ ہزار دو سو چالیس کتب شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ بہت سے رسائل، کتابچے اور دفتری سٹیشنری کے کام بھی ہو رہے ہیں۔ نظارت اشاعت قادیان کے تحت 'خطِ منظور' جو یسرنا القرآن کا خط ہے اس میں قرآن کریم کی دل کَش اور خوب صورت طباعت ہوئی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں قرآنِ کریم پڑھنے، رکھنے اور اس کی اشاعت میں جتنی روکیں ہمارے راستے میں کھڑی کی جا رہی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اُتنے ہی زیادہ بہتر راستے کھولتا چلا جا رہا ہے۔

وکالت اشاعت کی 93 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق بیالیس

زبانوں میں 407 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز؛ بیالیس لاکھ چھپن ہزار چھ سو انسٹھ کی تعداد میں طبع ہوئے۔ دنیا بھر میں انتیس زبانوں میں 94 اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں سے چوبیس زبانوں میں ایک لاکھ نوے ہزار سے زائد تعداد میں کُتب دنیا کے مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔ وکالت تصنیف کے تحت اس سال قرآن کریم کے اطالوی زبان میں ترجمے پر نظر ثانی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ صحیح بخاری کی ترجمہ و شرح کی گیارہ جلدیں ترجمہ کروائی گئی ہیں جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف 'اعجازِ احمدی' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ روحانی خزائن کی دسویں جلد کے علاوہ دیگر بائیس جلدوں کی طباعت کا کام یہاں یو کے سے ہو رہا ہے۔ حضورِ انور نے جماعتی تعلیمات اور حضرت مسیح موعودؑ کی کُتب کی اعجازی تاثیر کے متعلق یوکرین، نیپال، بھارت اور کیریباتی کے بعض پروفیسر صاحبان اور صاحبِ علم احباب کی آرا پیش فرمائیں۔

لیف لیٹس کے منصوبے کے تحت اس سال 111 ممالک میں مجموعی طور پر ترانوے لاکھ ستاون ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کیے گئے جن کے ذریعے دو کروڑ ستائیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

قرآنِ کریم اور جماعتی لٹریچر کی سات ہزار پانچ سو چالیس مختلف نمائشوں کا اہتمام کیا گیا جن کے ذریعے تین لاکھ تینتالیس ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ پندرہ سو اسّی کی تعداد میں قرآن کریم کے مختلف تراجم مہمانوں کو بطور تحفہ پیش کیے گئے۔ حضورِ انور نے بھارت کے شعبہ 'نور الاسلام' کی کاوشوں کا بطور خاص ذکر فرمایا۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ رپورٹ جلسے کے دوسرے دن پیش کی جاتی ہے، اس سال کیونکہ جلسہ نہیں ہو رہا اس لیے مَیں نے سوچا کہ دو قسطوں میں اس کو بیان کر دوں۔ چنانچہ اس رپورٹ کا بقیہ حصّہ یہاں ہال میں اتوار کی شام چار بجے جلسے کی طرز پر سامعین کے سامنے بیان کر دوں گا۔ جہاں سے ساری دنیا اُن افضال کو جو دورانِ سال اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر کیے ہیں، ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سُن لے گی۔

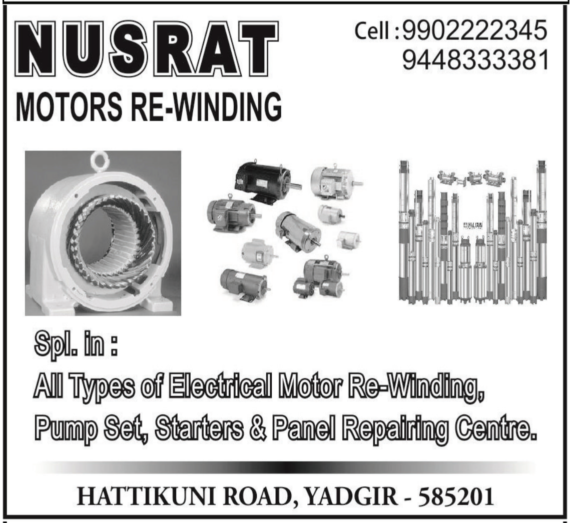

روحانی خزائن کا تعارف

جلد سوم

تیار کردہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ شمالی ہند

(ا) فتح اسلام:

ٹائٹل بار اوّل پر تحریر ہے: ”فتح اسلام اور خدا تعالیٰ کی تجلّی خاص کی بشارت اور اُس کی پیروی کی راہوں اور اس کی تائید کے طریقوں کی طرف دعوت“۔حضورؑ نے اس رسالہ کے آخری صفحہ 48 پر ایک اعلان بھی تحریر فرمایا۔فرماتے ہیں: ”اس رسالہ کے ساتھ دو اور رسالے تالیف کیے گئے ہیں جو درحقیقت اسی رسالہ کے جزو ہیں چنانچہ اس رسالہ کا نام ”فتح اسلام“ اور دوسرے کا نام ”توضیح مرام“ اور تیسرے کا نام ”ازالہ اوہام“ ہے۔المعلن۔میرزا غلام احمد از قادیان“۔

1883ء میں پورے ہندوستان میں عیسائیوں کی تبلیغ زوروں پر تھی۔کروڑوں کی تعداد میں کتب اور پمفلٹ اور اشتہارات مفت تقسیم کئے جارہے تھے۔اس دَور میں عیسائیوں اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی تھا کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔اس باطل عقیدہ کو توڑنے کی ضرورت تھی۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اس حال پر اپنا خاص رحم فرما کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا جس کی غرض یہ تھی کہ لوگ خدا کو شناخت کریں۔چنانچہ خدا تعالیٰ نے وفاتِ مسیح کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بذریعہ خاص الہام سے ظاہر کیا جسے آپؑ نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے۔جس کے الفاظ یہ ہیں۔”مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ موافق تُو آیا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ 402)

آپؑ نے 1890ء کے آخر میں 48 صفحات پر مشتمل رسالہ ”فتح اسلام“ تحریر فرمایا جو 1891ء کے شروع میں چھپ کر شائع ہوا۔جس میں آپؑ نے فرمایا۔امام مہدی کے ظہور کے وقت مسلمانوں کے ایمان کی حالت یہودیوں کی حالت کے جیسی ہوجائے گی یعنی اب یہی وہ زمانہ ہے۔اسلام کی پاک تعلیم کو ختم کرنے کے لیے عیسائی قوم جو حربے استعمال کر رہی ہے اس میں مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے الہام اور کلام اور اپنی خاص برکات کے ساتھ اور اپنی راہ کے باریک علوم دے کر مخالفین کے مقابل پر مجھ عاجز کو بھیجا... میں وہی ہوں جو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا گیا۔تا کہ ایمان کو پوری دنیا میں تازہ رکھوں۔

(فتح اسلام صفحہ 8-6)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کتاب میں پانچ اہم شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔(1) تالیف وتصنیف کا سلسلہ۔(2) خدا تعالیٰ کے حکم کے ذریعہ جاری کردہ اشتہارات کا سلسلہ۔(3) خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حق کی تلاش کے لیے آنے والے افراد کا سلسلہ۔(4) خطوط جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔(5) خدا تعالیٰ کی خاص وحی کے ذریعے سے بیعت کرنے والوں کا سلسلہ۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روحانی بھائی حضرت حکیم مولوی نور الدینؓ کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

(2) توضیح مرام:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں بعنوان ''مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا'' تحریر فرمایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے کسی قدر اختلاف کے ساتھ اس عقیدہ کی کہ حضرت ابن مریم اس عنصری وجود سے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانے میں آسمان سے اتریں گے غلط ہے۔ اور یہ کہ آنے والا مثیل مسیح ہوگا اور وہ حضورؑ ہیں۔ اس پر بہت سی قلمیں مخالفانہ طور پر اٹھنے کا اندیشہ تھا چونکہ اپنی مشہور کردہ رائے سے رجوع کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے آپؑ نے مناسب خیال فرمایا کہ مخالفانہ قلمیں اٹھنے سے پہلے پہلے لوگوں کو مفصل طور پر سمجھا دیا جائے اور اس غرض سے آپ نے رسالہ توضیح مرام لکھا جس کے آخر میں زیر عنوان اطلاع بخدمت علمائے اسلام اعلان فرمایا:۔

''جو کچھ اس عاجز نے مثیل کے بارے میں لکھا ہے مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے یعنی فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کے لئے جلدی نہ کریں۔'' (توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 100)

یوحنا کے نزول کے بارے میں یہودیوں کے سامنے حضرت مسیح علیہ السلام نے جو تاویل پیش کی، اُس کا مفصل ذکر فرما کر آپؑ نے مسلمانوں کے کئی دیگر عذرات کا بھی جواب دیا ہے۔

(3) ازالہ اوہام:

۱۸۹۱ء میں لدھیانہ کے قیام کے دوران ہی آپؑ نے ''ازالہ اوہام'' کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا جس کا ایک حصہ ''قولِ فصیح'' میں شائع بھی کروا دیا جو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی بھیجا گیا۔ ازالہ اوہام میں آپ نے قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے مسئلہ وفات مسیح پر سیر کن بحث کی اور لفظ نزول، توفی، رفع اور خروج دجال کی حقیقت بیان کی۔ اور نہایت قوی دلائل سے اپنا مثیل مسیح ابن مریم ہونا ثابت کیا۔ بطور آخری وصیت اور ایک راز کی بات کے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

''خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دوگے...... اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یوروپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلادے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402)

اسی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کی گئی ہے۔ حضرت مسیح کی حیات و ممات کے متعلق تمام سوالات کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ وفات مسیح کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کے قول کو بھی آپؑ نے درج فرمایا ہے۔ معراج کی حدیث سے بھی وفات مسیح کو ثابت فرمایا ہے۔ پھر آنحضرتؐ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیان فرمودہ تقریر سے بھی آپؑ نے ثابت کیا کہ اس طرح وفات مسیح پر تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔

اسی کتاب میں آپؑ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لاالٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع

اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169 تا 170)

آپؑ نے اپنی جماعت کو صبر کی نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

’’اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوجائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 546 تا 549)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (البقرة:255)

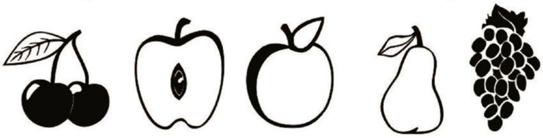

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

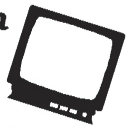

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

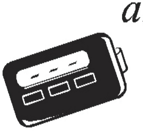

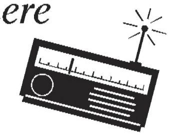

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

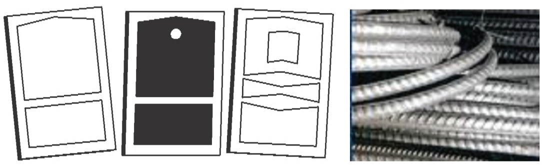

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

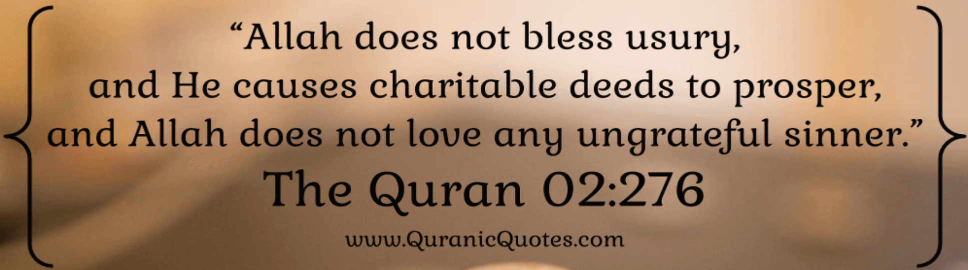

سود کے متعلق اسلامی تعلیم

ریحان احمد شیخ مربی سلسلہ دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ۔ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (الروم:39,40)

اللہ تعالیٰ نے اس میں انتہائی اہم معاشی مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہمیشہ سے معاشرے میں فساد کی جڑ رہا ہے اور آج بھی بظاہر بہتر معیشت کے لئے ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت میں ہر شخص کو اور دنیا کے جو غریب ممالک ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے قرضوں کے شکنجوں میں جکڑتا چلا جا رہا ہے لیکن غیر محسوس طریقے سے۔ اور وہ چیز جیسا کہ اس آیت میں سود بیان ہوا ہے۔

خدا تعالیٰ نے سُود کی بڑی شدت سے مناہی کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کے لئے غربت کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اس آیت میں جس میں سود کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلی آیت کے ساتھ موازنہ بھی مل جاتا ہے کہ سود تمہیں کیا دیتا ہے اور غریبوں کے حق کے طور پر ان کی زکوٰۃ اور صدقات اور تحفوں سے جو مدد کرتے ہو اس سے تمہیں کیا ملتا ہے۔ پہلی بات تو یاد رکھو کہ جو خرچ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم کرتے ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یقینی طور پر اس میں تمہاری کامیابی ہے جس کے نظارے اس دنیا میں بھی دیکھو گے اور اگلے جہان میں بھی اور سب سے بڑی کامیابی تو یہی ہے کہ اللہ راضی ہو گیا۔ دوسری کامیابی، پُر امن اور سلامتی سے پُر معاشرے کا قیام ہو گا۔ پھر مرنے کے بعد اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے دائمی جنتوں کے وارث بنو گے جہاں تمہیں ہمیشہ سلام اور سلام کے تحفے ملیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے جو سود کے کاروبار میں ملوث ہوں وہ کیا حاصل کرتے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کرتا ہے اور جن کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کر دے ان کا نہ اس دنیا میں کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ آخرت میں جو ان کی سزا ہے وہ تو ہے ہی۔

پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پیسے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشہ پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً

سود ہی ہے جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی، انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کر دیا ہے، ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔

ضرورتمندوں کا خیال، زکوٰۃ کی ادائیگی اور سُود کی مناہی کی آیتوں میں ایک آیت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم:42) کہ لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں سے بدیاں کمائیں ان کے نتیجے میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تا کہ وہ انہیں بعض اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ شاید وہ رجوع کریں۔ پس یہ فساد جو اس زمانے میں ہمیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ ان بدیوں کی وجہ سے ہے جس میں آج کا معاشرہ ملوث ہے۔ یہ اس حکم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے یا ان احکامات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ یہ سب نظارے جو ہمیں نظر آ رہے ہیں کہ ہر مسلمان ملک اور ہر مسلمان کہلانے والا شخص باوجود آزادی کے محکوم ہے، غیروں کی نظر میں مشکوک ہے گو کہ دنیا کا ہر ملک چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو روحانی لحاظ سے دیوالیہ ہو گیا ہے اور اس میں مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اخلاقی برائیاں اور گراوٹیں حد سے زیادہ ہو چکی ہیں۔ تو یہ لوگ اگر اپنے آپ کو نہیں بدلیں گے تو اللہ تعالیٰ کی سزا کا مزا چکھیں گے۔ لیکن ایک مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ جن کی کتاب میں، جن کی شریعت میں، ایک ایسی کتاب جو آخری شریعت ہے اللہ تعالیٰ نے وارننگ دے دی ہے کہ جو جھٹکے مل رہے ہیں ان سے سبق حاصل کرو اور ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ جب حالات کو بدلنے کے لئے اپنے بندوں کو مبعوث کرتا ہے، جو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو ان مبعوث ہونے والوں کے پیغام کو سنو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں۔ حالات کی وجہ سے خود غور کرو اور ان کو تلاش کرو تا کہ خود بھی بچ جاؤ اور پھر اس پیغام کو لے کر آگے بڑھو اور دنیا کو اس تباہی سے بچاؤ۔ پس ہر مسلمان کو غور کرنا چاہئے اور ہوش کرنی چاہئے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی وارننگ بڑی سخت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مرچکی ہے۔ یہ زمانہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا ہو گیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔... انسانوں کے ہر طبقے میں فساد واقع ہو گیا ہے جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی... اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا ابتلا ہے۔ خدا پرستی اور خدا شناسی کا نام و نشان مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نور نبوت کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے۔ مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔ (الحکم جلد 7 مورخہ 31؍مارچ 1903ء صفحہ 2)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سودی قرض کی یہ لعنت گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں تو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ بعض مجبوریاں ایسی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سودی قرضے لینے پڑ جاتے ہیں۔ تو ہم اس پر کیا کریں؟ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ:

'' جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، خدا اس کا کوئی سبب پردہ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سُود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دِہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے اس میں کوئی خرچ نہیں۔

طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں؟ سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (البقرۃ:174) یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (البقرۃ:279-280) اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے۔...... مسلمان اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔... انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تا کہ سُودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سُود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔... پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 434-435 جدید ایڈیشن)

صاحب علم دوست علم رکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک بڑے طبقے میں غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لیا جاتا ہے۔ نکاح پر غیر ضروری خرچ ہے، شادی ولیمہ پر غیر ضروری خرچ ہے، جماعت کے ایک طبقے میں بھی دنیا دکھاوے کی وجہ سے غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں۔ جماعت میں جو شادی کے لئے امداد دی جاتی ہے اور ایک Reasonable قسم کی رقم دی جاتی ہے کہ سادگی سے شادی ہو سکے۔ مگر بعض لوگ اس طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ ہمیں نکاح اور ولیمے کے لئے بھی اتنی اتنی رقم چاہئے۔ اگر امداد نہیں مل سکتی تو قرض دے دیا جائے جبکہ جانتے ہیں کہ ان میں قرض واپس کرنے کی طاقت نہیں ہوتی، وقت مقررہ پر ادا نہیں کر سکتے۔ پھر درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں کہ اگر جماعت نہ دے تو ہم اِدھر اُدھر کہیں سے لیں گے اور جب لیتے ہیں تو پھر قرض کو اتارنے کے لئے مدد کی درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں۔ تو یہ ایک سلسلہ ہے جب قرض بلا ضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سؤر کھانے کی تو بھوک کی حالت میں، اضطرار کی حالت میں جب انسان بھوک سے مر رہا ہو، اجازت ہے لیکن سود کی تو بالکل اجازت نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو سود پر قرض لینے والوں کو بھی اس زمرہ میں رکھا ہے جو خدا سے جنگ کرتے ہیں اور سود پر قرض دینے والا تو کھڑا ہی خدا کے حکم کے خلاف ہے۔

بعض لوگ اپنا پیسہ، اپنی رقم معین منافع کی شرط کے ساتھ کسی کو دیتے ہیں کہ ہر ماہ یا چھ ماہ بعد یا سال بعد اتنا منافع مجھے ادا ہو گا۔ تو یہ بھی سود کی ایک قسم ہے۔ یہ تجارت نہیں ہے بلکہ تجارت کے نام پر دھوکہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ "ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے"۔ ایک اور جگہ فرمایا یا کسی کو رقم دیتا ہے اور فائدہ مقرر

کرتا ہے، تو فائدہ مقرر کرنا یا منافع مقرر کرنا سود کی شکل ہے۔ آپؑ نے فرمایا "یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اس تعریف کے لحاظ سے منافع رکھ کر یعنی پہلے سے منافع معین کر کے کسی کو قرض دینا یا رقم دینا یا تجارت میں لگانا، یہ سب چیزیں سود ہیں۔ نفع نقصان پہ جو آپ لگاتے ہیں جو اسلام کا حکم ہے وہ ٹھیک ہے، وہ جائز ہے، وہ تجارت ہے۔ تو ایسے لوگ جو تجارت اور سود کو ایک ہی طرح سمجھتے ہیں، قرآن نے ان کو سخت غلطی خوردہ بتایا ہے اور ایسے لوگوں کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَ اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ:276) کہ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہو جسے شیطان نے اپنے مس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔ پس یہ نقشہ ہے سُود لینے والوں کا کہ مفت کی کمائی سے ان کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رہتا۔ اگر ایک غریب کسان یا مزدور اپنی فصل خراب ہونے کی وجہ سے یا گھر کے بعض غیر معمولی اخراجات ہونے کی وجہ سے قرض واپس نہیں کر سکا تو ایسے شخص کو اس غریب کا کوئی خیال نہیں ہوتا جس کا سُود لینے پر دل سخت ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کو صرف اپنے پیسے سے غرض ہوتی ہے اور اگر نہیں ادا کر سکتے تو پھر اس رقم پر سُود در سُود چلتا چلا جاتا ہے اور غریب پستا چلا جاتا ہے۔

پس قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے یہ جو حکم ہے کہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اسلام مؤاخات کے ذریعے سے، بھائی چارے کے ذریعہ سے امن اور سلامتی پھیلانا چاہتا ہے اور مؤاخات کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب غریب کا خیال رکھا جائے، اس پر بلاوجہ کا بوجھ نہ ڈالا جائے، بلکہ آسان شرائط پر اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ بلکہ زیادہ مستحسن یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا پیسہ پڑا رہتا ہے وہ اپنے پیسے کو رکھنے کی بجائے لوگوں کے ساتھ جن میں کاروباری صلاحیت ہو، کاروبار میں لگائیں۔ اس طرح جہاں وہ سود سے پاک کاروبار کریں گے وہاں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو سمیٹنے والے بھی ہوں گے اور اپنے معیار زندگی کو بہتر بنانے والے بھی ہوں گے۔ ان میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت بھی بڑھے گی۔ اگر ایسا کاروبار ہوگا جس میں ملازمین رکھنے کی گنجائش ہے تو ملازمین رکھ کر چند بے روزگاروں کو روزگار بھی مہیا کر رہے ہوں گے۔ یہاں اب اس طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے، شاید یورپ اور اور جگہوں میں بھی ہو، اس لئے احمدیوں کو بھی اس طرف کوشش کرنی چاہئے۔

اسلام مؤاخات سے پُر معاشرے کے قیام اور ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک معاشرے کے قیام اور صلح و صفائی اور سلامتی پھیلانے والے معاشرے کے قیام کے بارے میں توجہ دلاتا ہے۔ ایک تو ہم دیکھ آئے ہیں کہ سود کی بڑی سختی سے مناہی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ سود کی وجہ سے بعض جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جب تم کسی کو قرض دیتے ہو تو اگر اس کے حالات بہتر نہیں ہیں تو اس کے حالات بہتر ہونے تک اسے مہلت دو۔ فرماتا ہے وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ۔ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:281) اور کوئی تنگ دست ہو تو اسے آسائش تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

قارئین کرام!! حاصل کلام یہ ہے کہ سود کا تو سوال ہی نہیں ہے جو کسی قسم کے زائد مطالبات تم کر سکو۔ جو تم قرض دیتے ہو اس میں بھی قرض لینے والے کے معاشی حالات کا خیال رکھا کرو کیونکہ ایک دوسرے کا اس طرح خیال رکھنا آپس کی محبت اور پیار کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ مقروض کی تنگدستی کا ہمیشہ خیال رکھو اور اگر دینے والے کی اتنی کشائش ہے کہ مجبور شخص کا قرض معاف کیا جا سکے (اگر اس کی حقیقی مجبوری ہے) تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ بھی کرو۔ تمہارا یہ فعل تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے حصہ لینا ہے تو اپنے مقروض بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ اور انہیں فائدہ پہنچاؤ اور یہ فائدہ ہی تمہیں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے والا بنائے گا۔ ایک مسلمان کو اور خاص طور پر ایک احمدی کو اس طرف نظر رکھنی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالی لحاظ سے کسی پر فضلیت بخشی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی شکر گزاری کا حقیقی طریق یہ ہے کہ مالی لحاظ سے کمزور بھائیوں کی مدد کی جائے۔ اگر سخت رویہ رکھو گے تو پھر یاد رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور تمہارے سے بھی سختی کر سکتا ہے۔ پس اللہ کا خوف اور اس کا تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے۔

ایک مسلمان جو کسی حکم پر عمل نہیں کرتا اور ایک غیر مسلم جو کسی نیکی پر عمل نہیں کر رہا ہوتا دونوں برابر ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا موازنہ فرمایا تھا اس کا اصل متن تو یاد نہیں لیکن خلاصۃً ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک غیر مسلم جو ہے وہ تو عاق شدہ بچے کی طرح ہے جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ اگر وہ نافرمان ہو چکا ہے اور باپ کی بات نہیں مانتا تو باپ نے اس سے تعلق توڑ لیا ہے۔ وہ جو بھی کرتا رہے اس کے باپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی مثال ایک ایسے بچے کی طرح ہے جو فیملی ممبر ہے۔ اگر وہ کوئی حرکت کرتا ہے تو پھر اسے سزا بھی ملتی ہے۔ اگر غلط کام کرے گا تو اس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے یا دونوں جگہ جس طرح اللہ چاہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ چھوٹ دی ہے کہ نافرمانیوں کے باوجود نہیں پکڑا تو یہ اس لئے ہے کہ اصلاح کر لو تا کہ سزا سے بچ سکو۔ اس بارہ میں جو حکم ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھو تو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کو تنگی میں مبتلا کرنے کی بجائے ان کے لئے آسانیاں پیدا کرو، ان کے لئے سہولت پیدا کرو تا کہ سلامتی پھیلانے کی وجہ سے غریب کی دعائیں لینے والے بنو، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنو۔ اور مقروض کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مطلب نہیں کہ کسی نے قرض دے دیا تو پھر کہہ دیا کہ میرے پاس کشائش نہیں۔ اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی معاہدے کا وقت مقرر کیا ہے تو اس معاہدے کو نبھانا ضروری ہے۔ پھر بہانے بنانے کی بجائے جس طرح بھی ہو قرض اتارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر توفیق نہیں تو پھر سچائی پر قائم رہتے ہوئے ساری صورت حال سے اپنے قرض دینے والے کو آگاہ کرنا چاہئے، اس سے مہلت لینی چاہئے اور یہی چیزیں ہیں جو دونوں کو، قرض لینے والے کو بھی اور قرض دینے والے کو بھی آپس میں صلح وصفائی سے رہنے اور پیار میں بڑھانے والی ہوں گی۔ اگر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے تو خاص طور پر جو مقروض ہے اُسے یہ خیال نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس لئے بخش دے گا کہ مَیں غریب ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچائی کو چھپانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹا ہمیشہ خدا کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔

قارئین حضرات نہایت اہم نقطہ ہے کہ اگر قرض دینے والا یہ سوچ کر کہ اگر مَیں مقروض کی جگہ ہوتا اور حالات خراب ہوتے تو کیا مَیں نرمی کی توقع نہ رکھتا؟ مہلت کی توقع نہ رکھتا؟ اس طرح اپنے مقروض سے معاملہ کرے اور اسی طرح جو قرض لینے والا ہے اگر یہ سوچ کر کہ اگر مَیں قرض دینے والا ہوتا تو کیا مَیں دھوکہ دینے والے مقروض کو برداشت کر سکتا؟ اپنے قرض لینے والے سے اس طرح معاملہ کرے تو دونوں طرف کی

یہ سوچیں پھر مثبت نتیجہ نکالنے والی ہوں گی اور اس طرف لے جائیں گی جہاں آپس میں تعلقات میں مزید بہتری پیدا ہوتی ہے اور اس طرح اس حدیث پر عمل کر رہے ہوں گے کہ حقیقی مسلمان کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔ پس یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنے والا صلح پیار اور سلامتی کے علاوہ اور کچھ نہیں پھیلاتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران:131) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو سُود دَر سُود نہ کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود کی مناہی تو نہیں لیکن سُود دَر سُود کی مناہی ہے۔ اب جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں کہ اتنے واضح احکامات کے بعد یہ تفسیر، یہ تشریح تو ویسے ہی غلط ہے۔ اور یہ آیت پہلی آیات سے ٹکراتی نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بیان کرتا ہوں جس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کسی نے سرسید احمد خان کے حوالے سے اس بارہ میں بات کی تو آپؑ نے فرمایا: ”یہ بات غلط ہے کہ سُود دَر سُود کی ممانعت کی گئی ہے اور سُود جائز رکھا ہے“ یعنی سُود دَر سُود تو حرام ہے لیکن سُود جائز ہے۔ فرمایا کہ ”شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ فقرے اسی قسم کے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو“ یا گناہ کرنے کی اجازت ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27/مارچ 1903ء صفحہ 75)

پھر تجارت میں جن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو، فساد نہ ہو، رنجشیں نہ ہوں۔ ان سب چیزوں سے محفوظ رہنے کے لئے یا لین دین اور قرض کی شرائط کس طرح ہونی چاہئیں، اس بارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کیا تعلیم دیتا ہے۔ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْهُ وَ لْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَ لَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ وَ لْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَ لْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَ لَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْـًٔا فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَ لَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَ لَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ وَ لَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِیْدٌ وَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ یُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (البقرۃ:283)

یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے، بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ اگر ان دو عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں، تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا

اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لیتے دیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

قارئین حضرات!! یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ لین دین کی وجہ سے معاشرے میں جھگڑوں اور فسادوں کو دُور کرنے کا اسلام کا ہر حکم اس کے خدا کی طرف سے ہونے اور کامل اور مکمل دین ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح اب یہ حکم بھی ہے کہ آپس کے لین دین کے معاملات کو لکھ لیا کرو۔ یہ حکم اس زمانے میں نازل ہوتا ہے جبکہ تحریر کا رواج ابھی اپنی ابتدائی حالت میں تھا، بلکہ انتہائی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور عربوں کا تو اس طرف بہت کم رجحان تھا۔ آج ترقی یافتہ ملکوں کو یہ فخر ہے کہ ہم نے معاہدات کو محفوظ کرنے کے کتنے پکے طریقے بنالئے ہیں۔ لیکن پھر بھی بڑے بڑے دھوکے ہو جاتے ہیں لیکن اس ایک آیت میں دو دفعہ یہ بیان کر کے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ایک مومن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارے یہ سارے دنیاوی معاملات بھی اُس وقت صحیح انجام کو پہنچ سکتے ہیں جب اللہ کا تقویٰ ہو۔ پھر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس لئے کہ ایک مسلمان مومن کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور جو کام اس سوچ کے ساتھ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے، اس میں دھوکہ دہی کا پہلو نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اس لئے دیا کہ لین دین کرتے وقت تو احساس نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کے بعض اوقات بڑے قریبی تعلقات ہوتے ہیں اس لئے لین دین کر لیتے ہیں۔ بڑے اعتماد کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یہی اعتماد، بے اعتمادی میں بدل جاتا ہے۔ یہی محبت، نفرتوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھر بعض دفعہ مقدموں تک نوبت آجاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تعلقات کو ہمیشہ محبت اور پیار کے دائرے میں رکھنے کے لئے فرمایا کہ قرض کی شرطیں، کاروباری معاہدوں کی شرطیں، لین دین کی شرطیں ہمیشہ تحریر میں لایا کرو۔ پہلی بات تو یہ کہ قرض کی مدت ہمیشہ مقرر کرو تا کہ لینے والے کو بھی یہ احساس رہے کہ مَیں نے فلاں عرصے کے اندر واپس کرنا ہے اور دینے والا بھی جس کو قرض دیا گیا ہے اس کو بار بار تنگ نہ کرے۔ بعض دفعہ اتنا تنگ کرتے ہیں کہ قرض لینے والا سمجھتا ہے کہ مَیں ایک تو قرض لے کر زیر بار ہوں اور مزید اس پہ پھر احسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو فرمایا کہ اس کی تحریر لے لیا کرو اور تحریر میں مدت مقرر کرنی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ لیتے وقت لینے والے کو یہ احساس رہے گا کہ جو مَیں لے رہا ہوں اس کو مقررہ مدت میں ادا بھی کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار جو تقویٰ کی شرط رکھی ہے تو اس شرط پر میں پورا اتر سکتا ہوں کہ نہیں۔ اس لئے پھر قرض لینے والا اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے گا۔ اس شرط سے ان لوگوں کی یہ دلیل بھی ردّ ہو جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ سُود اس لئے مقرر کیا جاتا ہے اور ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ سُود کے خوف کی وجہ سے جلد قرض دار قرض ادا کر سکے یا اس کی کوشش کرے۔ سُود کا تو اتنا خوف نہیں ہوتا جتنا ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے درمیان کوئی تیسرا شخص جو انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہو یہ معاہدہ لکھے تا کہ کسی فریق سے بے انصافی نہ ہو اور پھر تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے فرمایا کہ بعض دفعہ لینے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ قرض دینے والے نے پتہ نہیں کیا شرائط رکھوا دی ہیں تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حق قرض لینے والے کو دیا ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تم اس معاہدے کی تحریر لکھواؤ تا کہ واپسی کی جو مقررہ میعاد ہے اس میں کوئی جھگڑا کھڑا نہ کرسکو۔ اس حکم کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، ذہن میں رکھو کہ ایک مسلمان ہو

اور مسلمان ہمیشہ معاہدوں کا پابند ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر معاہدہ نہ لکھواؤ کہ ابھی تو لے لو جب موقع ملے گا تو دیکھی جائے گی کہ واپس کرنا ہے کہ نہیں۔ نہیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کو جان دینی ہے اس لئے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے معاشرے کا امن اور سکون برباد ہوتا ہو۔ اگر سمجھتے ہو کہ واپسی کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ متوقع آمد اس کی متحمل ہو سکتی ہے اور نہ جائیداد اس قرض کی متحمل ہو سکتی ہے تو پھر معاہدہ نہ کرو، پھر قرض نہ لو۔ تو مقروض کو پابند کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ تمام امور پر غور کر کے پوری توجہ سے پھر تم معاہدہ لکھواؤ گے۔ اور جو شرائط ہیں، بعد میں پھر ان میں سے کم کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے تو ہر موقع پر اللہ کا تقویٰ پیش نظر رکھو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پھر اگر معاہدے میں کوئی بدمزگی ہو جائے تو حکم یہ ہے کہ ان گواہان کو اگر کسی عدالت میں یا کہیں بھی گواہی کے لئے بلایا جائے تو پھر انکار نہیں کرنا۔ خوشی سے وہاں پیش ہوں اور حقیقت حال کے مطابق اپنا بیان دیں تا کہ فیصلہ کر کے معاشرے کا سکون قائم رکھا جا سکے۔

ایک اور حکم مَیں یہاں بیان کر دیتا ہوں جس نے آج کل بھائی کو بھائی سے دور کر دیا ہے۔ چند سال پہلے جن میں مثالی محبت نظر آتی تھی اب بغض، کینے اور حسد نے ان کو ایک دوسرے کے لئے اندھا کر دیا ہے اور وہ حکم جس پر عمل نہ کرنے سے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں منا ہی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:189) اور اپنے ہی اموال آپس میں جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو اور نہ تم انہیں حُکّام کے سامنے اس غرض سے پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھا سکو۔

تو یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ دوسرے کے مال کھانے کے لئے قومی مال نہ کھاؤ۔ پھر رشوت دے کر غلط فیصلے اپنے حق میں نہ کراؤ۔ ایک دوسرے کے مال پر نظر رکھنے سے، ایک دوسرے کی جائیداد پر نظر رکھنے سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ کسی کی جائیداد کے بارے میں عدالت بے شک دوسرے کو حق بھی دلا دے لیکن اپنے اندر ہمیشہ ٹٹول کر دیکھنا چاہئے کہ کیا واقعی یہ میرا حق ہے؟ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس طرح تم آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو۔ اس وجہ سے جہاں دو گھروں میں نفرتیں پلتی ہیں، معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ ناجائز مال کھانے کی وجہ سے ایسے لوگ پھر اپنے گھر کی سلامتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس اس بات کی بڑی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو سلامتی سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان چیزوں سے بچائے رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہر احمدی مسلمان کو اس سودی نظام سے محفوظ رکھے۔ آمین

NAVNEET JEWELLERS
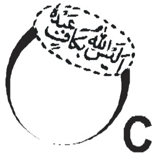
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

نکاح متعہ اور حلالہ کی اسلامی حیثیت

محمد واسع مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام قادیان

بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ہے

یاتی علی الناس زمان لا یبقٰی من الاسلام الّا اسمہٗ ولا یبقٰی من القرآن الّا رسمہٗ مساجد ھم عامرۃٌ وھی خرابٌ من الھدٰی علماء ھم شرٌّ من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود

(مشکوٰۃ۔کتاب العلم)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!
رہ گئی رسمِ اذاں، رُوحِ بِلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی

قارئین کرام جو حدیث ابتداء میں تحریر کی گئی من وعن آج وہ زمانہ آیا ہے۔اسلام نام کا رہ گیا قرآن کی رسم رہ گئی ہے،مساجد بظاہر آباد ہیں لیکن ہدایت سے خالی ہیں۔علماء سب سے بدترین مخلوق آسمان کے نیچے ہیں۔فتنے انہی سے نکلتے ہیں اور انہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

گزشتہ سال سپریم کورٹ میں تین طلاق پر فیصلے کے بعد سوشل میڈیا پر متعہ اور حلالہ پر بحث کی جارہی ہے۔جہاں تک متعہ حلالہ کی بات ہے اسلام سے پہلے اس پر عمل تھا آنحضرت ﷺ نے متعہ کی جنگ کے ایک موقع پر وقتی طور پر اجازت دی تھی لیکن حلالہ کا ذکر نہیں ملتا ہے نہ ہی احادیث میں اسکا ذکر ہے۔وحی الٰہی ہونے کے بعد ان دونوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے بعض نام نہاد ملاں حلالہ کی غلط رنگ میں تشریح کرکے کم فہم اور ان پڑھ مسلمانوں کو اس کے دلدل میں پھنساتے ہیں اور اسلام سے جوڑتے ہیں جو کہ نہایت قابل شرم اور مضحکہ خیز بات ہے۔جبکہ قرآن میں طلاق وخلع کے معاملات کو واضح رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہیکہ آج غیر مسلموں کو اس وجہ سے اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔جبکہ ان نام نہاد علماء اور مذہب پرست ملاؤں کو ان اعتراضات کے جواب کی توفیق بھی نہیں ملتی اور ذلیل وخوار ہوجاتے ہیں۔دوسری بات آج کل مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی کمزوریاں نظر آرہی ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت آنے والے امام مسیح موعود ومہدی معہود کی منکر ومخالف ہے۔اسکے برعکس جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی معہودؑ کے پانچویں جانشین کی قیادت میں آج ڈنکے کی چوٹ پر قرآن مجید واحادیث رسولؐ سے ان تمام برائیوں اور لغو اعتراضات

کا دلائل کے ساتھ جواب دیتی ہے۔اب میں اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

حلالہ:

حلالہ جیسی بُرائی معاشرے میں پھیلنے کی اصل وجہ تین طلاق کے تصور کو نہ سمجھ کر طلاق دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مرد اور عورت کی علیحدگی کو ناپسندیدہ لیکن مجبوری کی صورت میں جائز قرار دیا ہے۔ طلاق اور خلع اسلام میں گو جائز ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور مکروہ ہے۔(سنن ابی داؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق حدیث 2178)

اس حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

”بعض دفعہ شادی کے بعد میاں بیوی کی نہیں بنتی، طبیعتیں نہیں ملتیں یا اور کچھ وجوہات پیدا ہوتی ہیں تو اسلام نے دونوں کو اس صورت میں علیحدگی کا حق دیا ہے اور یہ حق بعض شرائط کی پابندی کے ساتھ مردوں کو طلاق کی صورت میں ہے اور عورتوں کو خلع کی صورت میں ہے“۔

(جلسہ سالانہ یوکے خطاب از مستورات فرمودہ 31/جولائی 2004ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 24/اپریل 2015ء)

پھر قرآن کریم نے طلاق کے متعلق فرمایا

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (البقرۃ 230)

طلاق دو مرتبہ ہے پس (اس کے بعد) یا تو معروف طریق پر روک رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔

اسلام میں ایک خاوند اپنی بیوی کو دو دفعہ ایسی طلاق دے سکتا ہے جس میں وہ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یا عدت کے بعد نئے نکاح کے ساتھ دوبارہ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس طرح کی طلاق کا اس کو صرف دو مرتبہ حق حاصل ہے۔ تیسری طلاق کے موقعہ پر نہ تو وہ رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ گویا یہ طلاق فریقین کے درمیان قطعی تفریق کا باعث بن جاتی ہے۔ اور ایسی ہی طلاق پر قرآن کریم کا یہ حکم ہے:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا (البقرۃ 231)

ترجمہ: پھر اگر وہ (مرد) اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے اس کے بعد پھر اُس مرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں،

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

”اگر تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے تو اس صورت میں وہ عورت اس مرد کے لئے جائز نہیں ہوگی ہاں اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اور پھر دوسرا بھی اُسے طلاق دیدے یا وہ فوت ہو جائے اور پھر وہ پہلا شخص اور عورت یقین رکھتے ہوں کہ وہ حدود اللہ کو قائم رکھ سکیں گے تو پھر اُن دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ 521)

اب یہاں اعتراض یہ ہوتا ہے کہ کیا اسلام نے معاشرہ میں ایک قابلِ شرم بُرائی کو رواج دیا ہے؟

اس بارہ میں جان لینا چاہئے کہ اسلام نے کبھی اس قسم کی قابل شرم بُرائی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ اس کو سختی سے روکا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے:

قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ " ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : " هُوَ الْمُحَلِّلُ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ " .

(سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل لہ)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میں کرائے کا سانڈ نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ضرور بتلایئے: آپ نے فرمایا: حلالہ کرنے والا[پھر آپ نے مزید فرمایا] اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ”ایک آدمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس (طلاق دینے والے آدمی) کے بھائی نے اس کے مشورے کے بغیر اس سے اس لئے نکاح کر لیا تا کہ وہ اس عورت کو اپنے بھائی کے لئے حلال کر دے۔ کیا یہ پہلے کے لئے حلال ہو سکتی ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحیح نکاح کے بغیر یہ حلال نہیں ہو سکتی ہم اس طریقے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بدکاری (زنا) شمار کرتے تھے۔“ (مستدرک حاکم ۲/۲۱۷، ۲۸۰۶)۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم میرے پاس حلالہ کرنے والا اور کروانے والا لایا گیا تو میں دونوں کو سنگسار کر دوں گا۔“ (مصنف عبد الرزاق ۶/۲۶۵، سنن سعید بن منصور ۲/۴۹، ۵۰ بیہقی ۷/۲۰۸)

یہاں دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام میں حلالہ کی رسم عورت کو ذلیل کرنے والی ہے۔

معترضین کا یہ اعتراض کرنے کی ایک وجہ یہ حدیث بھی ہے:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے رفاعہ نے طلاق دی پھر طلاق بائنہ (غیر رجعی) ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا (مگر) وہ نامرد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شاید تو رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہے، تو نہیں (لوٹ سکتی) جب تک وہ (عبد الرحمن) تیرا مزہ نہ چکھ لے اور تو اس کا مزہ نہ چکھ لے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الطلاق، باب: جو شخص تین طلاقیں دینا جائز رکھتا ہے)

جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ”لعن اللہ المحلل والمتحلل (ترمذی) یعنی اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کروایا جائے اُس پر بھی لعنت ڈالتا ہے۔ پس اسلام میں حلالہ کی کوئی جگہ نہیں اسلامی قانون یہی ہے کہ طلاق کے بعد عورت آزاد ہے اگر عورت چاہے تو کسی اور سے باقاعدہ شادی کرے اور اپنی زندگی اُس کے گھر میں گزارے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں۔ اگر کسی وجہ سے اس عورت کا دوسرا خاوند طلاق دے دے یا وفات پا جائے تو عورت اور پہلا خاوند باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ اجازت ہے حکم اور مجبوری نہیں ہے۔ اور پھر مندرجہ بالا حدیث میں یہ شرط بھی اسی غرض سے رکھی گئی ہے کہ نکاح کی اصل غرض تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارنا ہو۔ نہ کہ حلالہ جیسی بد رسم کے ذریعہ عورت کو ذلیل کرنا۔ آج کل طلاق کے بعد بعض ناعاقبت اندیش مولوی جو عورت کو کہتے ہیں کہ کسی سے حلالہ کروائے یہ شریعت اسلامیہ کی صریحاً خلاف ورزی اور بدترین گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اعتراض حلالہ نیوگ سے مشابہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ”بعض آریہ عذر معقول سے عاجز آ کر یہ جواب دیا کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں حلالہ کی رسم نیوگ سے مشابہ ہے یعنی جو مسلمان اپنی جورو کو طلاق دے وہ اپنی جورو کو اپنے پر حلال کرنے کے لئے دوسرے سے ایک رات ہم بستر کراتا ہے تب آپ اس کو اپنے نکاح میں لے آتا ہے۔ سو ہم اس افترا کا جواب بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا دے سکتے ہیں۔ ناظرین پر واضح رہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں حلالہ کی رسم تھی لیکن اسلام نے اس ناپاک رسم کو قطعاً حرام کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت بھیجی ہے جو حلالہ کے پابند ہوں چنانچہ ابن عمر سے مروی ہے کہ حلالہ زنا میں داخل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حلالہ کرنے کرانے والے سنگسار کئے جاویں۔ اگر کوئی مطلقہ سے نکاح کرے تو نکاح تب درست ہو گا کہ جب واقعی طور پر اس کو اپنی جورو بنا لے اور اگر دل میں یہ خیال ہو کہ وہ اس حیلہ کے لئے اس کو جورو بناتا ہے کہ تا اس کی طلاق کے بعد دوسرے پر حلال ہو جائے تو ایسا نکاح ہر گز درست نہیں اور ایسا نکاح کرنے والا اس عورت سے زنا کرتا ہے اور جو ایسے فعل کی ترغیب دے وہ اس سے زنا کرواتا ہے۔ غرض حلالہ علمائے اسلام کے اتفاق سے حرام ہے اور ائمہ اور علماء سلف جیسے حضرت قتادہ۔ عطا اور امام حسن اور ابراہیم نخعی۔ اور حسن بصری اور مجاہد اور شعبی

اور سعید بن مسیب اور امام مالک۔ لیث۔ ثوری۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور سب محققین علماء اس کی حرمت کے قائل ہیں اور شریعت اسلام اور نیز لغت عرب میں بھی زوج اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت کو فی الحقیقت اپنی جورو بنانے کے لئے تمام حقوق کو مدنظر رکھ کر اپنے نکاح میں لاوے اور نکاح کا معاہدہ حقیقی اور واقعی ہو نہ کہ کسی دوسرے کے لئے ایک حیلہ ہو اور قرآن شریف میں جو آیا ہے حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (البقرۃ 231) اس کے یہی معنے ہیں کہ جیسے دنیا میں نیک نیتی کے ساتھ اپنے نفس کی اغراض کے لئے نکاح ہوتے ہیں ایسا ہی جب تک ایک مطلقہ کے ساتھ کسی کا نکاح نہ ہو اور وہ پھر اپنی مرضی سے اس کو طلاق نہ دے تب تک پہلے طلاق دینے والے سے دوبارہ اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ سو آیت کا یہ منشاء نہیں ہے کہ جورو کرنے والا پہلے خاوند کے لئے ایک راہ بنا دے اور آپ نکاح کرنے کے لئے سچی نیت نہ رکھتا ہو بلکہ نکاح صرف اس صورت میں ہوگا کہ اپنے پختہ اور مستقل ارادہ سے اپنے صحیح اغراض کو مدنظر رکھ کر نکاح کرے ورنہ اگر کسی حیلہ کی غرض سے نکاح کرے گا۔ تو عند الشرع وہ نکاح ہرگز درست نہیں ہوگا اور زنا کے حکم میں ہوگا۔ لہٰذا ایسا شخص جو اسلام پر حلالہ کی تہمت لگانا چاہتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کا یہ مذہب نہیں ہے اور قرآن اور صحیح بخاری اور مسلم اور دیگر احادیث صحیحہ کی رو سے حلالہ قطعی حرام ہے اور مرتکب اس کا زانی کی طرح مستوجب سزا ہے۔"
(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 71)

متعہ

متعہ کے لغوی معنی فائدہ اُٹھانے کے ہوتے ہیں۔ متعہ کا اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں پوری دنیا کی اکثر قوموں میں رواج تھا۔ جب لوگ اپنے شہر سے باہر جاتے تھے تو وہاں اگر ان کا قیام بہت زیادہ ہوتا تھا تو وہ لوگ عورتوں سے اجرت پر مقرر مدت تک فائدہ لیتے تھے جسے متعہ کہا جاتا ہے۔ عرب میں جاہلیت کے زمانے میں متعہ کا رواج عام تھا بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں اور تاریخی اور روایات احادیث سے اس بات میں ذرہ سا شک نہیں رہتا کہ متعہ عام تھا اور عام طور پر کیا جاتا تھا صرف عرب میں نہیں دوسری علاقوں میں بھی اس قسم کی رسم عام تھی جیسے ہندستان ایران روم وغیرہ۔ جیسا کہ ایک حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے:

"سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں (اور عورتوں سے جدائی برداشت نہ ہوتی تھی) تو ہم نے عرض کی کہ آیا ہم خصی ہو جائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور پھر یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دے کر بھی عورت سے نکاح یعنی متعہ کر سکتے ہیں۔ اور پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی ہیں، ان کو حرام مت کرو....۔"
(نکاح متعہ غزوہ خیبر میں حرام ہو گیا دیکھئے کتاب: غزوات کے بیان میں... باب: جنگ خیبر کا بیان...) (صحیح بخاری، کتاب التفسیر حدیث نمبر: 1737)

اسلام میں شیعہ کے ہاں متعہ کو جائز قرار دیا جاتا ہے اور وہ آج تک متعہ کرتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج اس قابل شرم بُرائی کو اسلام کے ساتھ جوڑا جاتا ہے اور اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے حلالہ کے ساتھ ایک اور قابل شرم برائی متعہ کو بھی رواج دیا ہے۔

یہ بات نہایت ہی افسوس ناک ہے کہ متعہ جیسی برائی کو اسلام جیسے پاک مذہب کے ساتھ جوڑا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے اس سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ " حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن (غزوہ خیبر) عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔"
(صحیح بخاری کتاب غزوات کے بیان میں باب: جنگ خیبر کا بیان)

پھر ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے ہم ثنیۃ الوداع پر اترے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغوں کو دیکھا اور

عورتوں کو روتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن سے متعہ کیا گیا تھا اور وہ رو رہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح، طلاق، عدت، اور میراث نے متعہ کو حرام کر دیا ہے۔ (مسند ابویعلی، رقم الحدیث: 6594)

اسلام میں متعہ کا جائز کرنا اور پھر ناجائز کرنا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ '' اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا۔ بلکہ جہاں تک ممکن تھا اس کو دنیا میں سے گھٹایا اسلام سے پہلے نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں متعہ کی رسم تھی یعنی یہ کہ ایک وقت خاص تک نکاح کرنا پھر طلاق دے دینا اور اس رسم کے پھیلانے والے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب تھا کہ جو لوگ لشکروں میں منسلک ہو کر دوسرے ملکوں میں جاتے تھے یا بطریق تجارت ایک مدت تک دوسرے ملک میں رہتے تھے ان کو موقت نکاح یعنی متعہ کی ضرورت پڑتی تھی اور کبھی یہ بھی باعث ہوتا کہ غیر ملک کی عورتیں پہلے سے بتلا دیتی تھیں کہ وہ ساتھ جانے پر راضی نہیں ہیں اس لئے اسی نیت سے نکاح ہوتا تھا کہ فلاں تاریخ طلاق دی جائے گی۔ پس یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ اس قدیم رسم پر بعض مسلمانوں نے بھی عمل کیا۔ مگر وحی اور الہام سے نہیں بلکہ جو قوم میں پرانی رسم تھی معمولی طور پر اس پر عمل ہو گیا لیکن متعہ میں بجز اس کے اور کوئی بات نہیں کہ وہ ایک تاریخ مقررہ تک نکاح ہوتا ہے اور وحی الٰہی نے آخر اس کو حرام کر دیا۔''
(روحانی خزائن جلد (نور القرآن نمبر ۲) 9 صفحہ 450)

آج اسلام کی حقیقی تعلیم کا احیاء صرف اور صرف امام مہدی کی جماعت سے وابستہ ہے اسی لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اپنے موعود امام مہدی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت حقہ سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

''انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔''
(کلام امام الزمان)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI SAW MILL

Saw Mill Owner & Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Birth Control
کچھ باتیں کچھ حقائق

تبریز احمد سلیجہ مربی سلسلہ دار الضیافت قادیان

ایک اعتراض اسلام پر یا مسلمانوں پر یہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام نے کثرت سے بچوں کے پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے یا آج کل بعض غیر مسلم ادارے اس بات کو بہت زیادہ propogate کر رہے ہیں مسلمانوں کی تعداد ہندوستان میں بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اور اگر ان کو control نہیں کیا گیا تو جلد ہی یہ لوگ ہندوؤں سے زیادہ ہوتے ہوئے اکثریت میں آجائیں گے اور یہ ہندوؤں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے وغیرہ وغیرہ۔
سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر مذہب نے ہی بچے پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے، اور دنیا کا کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے جو اس سے اچھوتا ہے۔
مثلاً اگر ہندوؤ مذہب کو ہی لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مذہب میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو اس کو یہ دعا دی جاتی ہے:

سو بھاگو اتی بھوا (دعا ہے کہ تم نیک قسمت ہو)

شت پتراواتی بھوا (تمہارے 100 بیٹے ہوں)

اشٹا پترا واتی بھوا (تمہارے 8 بیٹے ہوں)

اور پھر والد کی وفات پر بھی اس کا بیٹا ہی اس کو مکھ اگنی دیگا تو ہی اس کے والد کو موکش (نجات) مل سکتی ہے۔ اور پھر ہمارے ہندوؤ بھائیوں میں ”دودونہاؤ پوتوں پھلو“ کی بھی دعا دی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دودھ میں نہاؤ اور تمہارے بہت بیٹے یا پوتے ہوں۔
مندرجہ بالا ہندوؤ مذہب کی تعلیمات سے نا صرف یہ پتہ چلتا ہے ہندوؤ مذہب میں کثرت اولاد کے لئے دعا دی گئی ہے بلکہ کثرت کے ساتھ نرینہ اولاد پیدا کرنے کی تعلیم موجود ہے۔ ہندوستان کا سمویدھان اور constitution تو مرد اور عورت کو برابر قرار دیتا ہے اس کے باوجود اگر ہندو مذہب میں اس قسم کی تعلیم اور دعا ہے تو اس کا جواب ہمارے ہندوؤ بھائیوں کے ذمہ ہے۔
اب کوئی بتائے کہ اس قسم کی تعلیم کے باوجود صرف اسلام پر یہ الزام لگانا کہ صرف اسلام نے ہی کثرت اولاد کی تعلیم دی ہے یہ ایک سفید جھوٹ ہے۔ ہر مذہب نے ہی شادی کے جہاں دوسرے مقصد بیان کئے ہیں وہاں ایک مقصد اولاد کو پیدا کرنا بھی ہیں۔
بہر حال ہندوستان میں آج کل اس تعلق سے تین بڑی fake news بیان کی جاتی ہیں: 1) مسلم آبادی جلد ہی ہندوؤ آبادی سے زیادہ ہو جائے گی۔ 2) مسلم مرد چار شادیاں کرتے ہیں اور کئی بچے پیدا کرتے ہیں (اس لئے ان

کی آبادی بڑھ رہی ہے)۔3) مسلم لوگ family planning یا contraception پر عمل نہیں کرتے ہیں یا اس کے لئے ابھی تیار نہیں ہیں۔
ان تمام باتوں کا جواب ذیل کے مضمون میں حقائق و دلائل کے ساتھ دیا جائے گا۔ واضح ہو کہ جو بھی آنکڑے یا data دیا جارہا ہے یہ کسی servey کی بنا پر نہیں بلکہ یہ National Heath and Family Welfare کا data ہے۔

1) مسلم آبادی جلد ہی ہندوٴ آبادی سے زیادہ ہوجائے گی: اس fake news کے بارے دلیل کے طور پر یہ data دیا جاتا ہے کہ

سن	ہندوٴ کی آبادی	مسلمانوں کی آبادی
2001	5.80 فی صد	4.13 فی صد
2011	8.79 فی صد	2.14 فی صد
نتیجہ	7.0 فی صد کی کمی آئی ہے	8.0 فی صد کا اضافہ ہوا ہے

یہ ایک news بیان کی جاتی ہے مگر اس کے پیچھے جو اصل facts ہیں اس کو چھپایا جاتا ہے۔ وہ یہاں پر بیان کئے جائیں گے۔ ہر 10 سال میں حکومت کی طرف سے یہ data بھی دیا جاتا ہے کہ religion wise ہندوستان کی آبادی میں کتنا اضافہ یا کمی ہوئی ہے۔ مثلاً

	1991-1981 تا 2001-1991 (دو سنسس)	2001-1991 تا 2011-2001 (دو سنسس)	وضاحت
ہندوٴ مذہب	8.2- فی صد	1.3- فی صد	ہندو مذہب میں جس حساب سے آبادی بڑھ رہی تھی اس حساب سے اس میں کمی آئی ہے اس میں 1.3 - فی صد کی کمی رہی ہے۔ تازہ data کے حساب سے۔
اسلام	4.3- فی صد	9.4- فی صد	جبکہ مسلمانوں میں جس حساب سے آبادی میں اضافہ ہو رہا تھا اس حساب سے 9.4- فی صد کمی آئی ہے جو کہ تقریباً 5 فی صد بنتا ہے۔

سچّر کمیٹی رپورٹ (Sachar Committee report) بھی یہ کہتی ہے کہ 2100 ء تک ہندوٴ کی آبادی میں جو اضافہ ہے اور مسلم آبادی میں اضافہ تقریباً برابر ہوجائے گا۔ اور یہ دونوں مذہب کی آبادی ایک point پر آکر رُک جائے گی۔ ہندوٴ کی آبادی تقریباً 75-76 فی صد اور مسلم آبادی 19-20 فی صد پر آکر رُک جائے گی۔

ایک اہم بات: آبادی میں اضافہ کو کسی مذہب سے جوڑنا بالکل غلط ہے۔ آبادی میں اضافہ کے social reasons ہوتے ہیں۔ P.E.W. جو دنیا کی آبادی پر نظر رکھتی ہے، اس نے دنیا میں آبادی کی مندرجہ ذیل چار وجوہات بیان کی ہیں:

1) تعلیم کی کمی، خاص طور پر عورتوں میں تعلیم کی کمی
2) رہن سہن (standard of living)
3) فیملی پلاننگ (contraception)
4) Urbanisation (شہری زندگی)

ان وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم ہندوستان کی بات کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے 4-5 صوبہ جات (یوپی، بہار، جھارکھنڈ، آسام

وغیرہ) ایسے ہیں جن میں آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ جنوبی ہند کے صوبہ جات میں اس قدر اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کسی مذہب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مثلاً ہم بہار کے ہندوؤں اور کیرالہ کے مسلمانوں کی بات کریں تو ہم دیکھتے ہیں۔

سنسس 2001 تا 2011	بہار میں ہندو کی آبادی میں اضافہ	کیرالہ میں مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ
2001 تا 2011	6.24+ فی صد	9.12 + فی صد

اب اس کو کسی مذہب سے ساتھ جوڑنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ لازماً PEW نے جو چار وجوہات بیان کی ہیں۔ ان کی ہی وجہ سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس بھی صوبہ تعلیم، اچھا رہن سہن، health Care وغیرہ کا اچھا انتظام ہے ہم دیکھتے ہیں وہاں پر آبادی میں اضافہ بہت کم ہو رہا ہے، نا صرف ہندوؤں میں بلکہ مسلمانوں کی بھی۔

2) دوسری fake news یہ بیان کی جاتی ہے مسلمان مرد چار شادیاں کرتے ہیں اور کئی کئی بچے پیدا کرتے ہیں: یہ ایک ایسی بات ہے اس کو سمجھنے کے لئے اگر کسی کے پاس تھوڑی سی بھی عقل وفہم اور logic ہو تو سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً نا صرف ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں عورت اور مرد کی تعداد معین ہے۔ ہندوستان میں تازہ data کے مطابق 924 عورتوں کی تعداد پر 1000 مرد ہیں۔ اور بعض صوبہ جات میں تو عورتوں کی تعداد اس سے بھی بہت کم ہے۔ اور مسلمانوں میں 928 عورتوں کی تعداد پر 1000 مرد ہیں اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر مسلمان مرد چار بیویوں سے شادی کر رہے ہیں تو ہندوستان میں عورتوں کی تعداد بھی اتنی نہیں ہے کہ ایک مرد چار عورتوں سے شادی کر سکے۔ اور اگر بالفرض ایک منٹ کے لئے یہ بات مان لی جائے کہ مسلمان مرد چار بیویاں اور کئی بچے پیدا کرتے ہیں تو بھی اس بات کو ایک مثال کے ذریعہ بہت آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے مثلاً اگر ایک جگہ پر for example چار مرد اور چار عورتیں ہوں ان میں ایک مرد ہی چار عورتوں سے شادی کر لے اور باقی تین مرد کسی سے شادی نہ کر پائیں گے تو ایک مرد چار بیویوں سے جتنی اولاد پیدا کریگا اتنے ہی اولاد چار مرد چار عورتوں سے کریں گے۔ بلکہ ایک مرد کا چار عورتوں سے comparingly کم اولاد پیدا کر پائے گا۔ کیونکہ fertility rate بھی کم ہوجائے گا۔ تو یہ بات بالکل ہی illogical ہے جو مسلمانوں کے متعلق بیان کی جاتی ہے۔ ذیل میں fertility rate کا بھی ایک data پیش کیا جا رہا ہے جس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے مسلمانوں میں fertility rate کس قدر کم ہوا ہے۔

سن	ہندو عورت کا fertility rate	مسلم عورتوں کا fertility rate
1992-93	3.3	4.4
2005-06	7.2	1.3
نتیجہ (result)	6.0 - فی صد	3.1- فی صد

علاوہ ازیں P.E.W کے مطابق دُنیا کے ممالک میں fertility rate کا ایک data پیش کیا ہے:

تفصیل ممالک	1990-95	2030-35	نتیجہ
مسلم ممالک	3.4 فی صد	3.2 فی صد	2 فی صد کمی
غیر مسلم وغیر ترقی یافتہ ممالک	3.3 فی صد	3.2 فی صد	1 فی صد کمی
غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک	7.1 فی صد	7.1 فی صد	As it was

PEW نے دُنیا کے مذاہب کا fertility rate کا ایک اور data پیش کیا ہے:

مذہب	15-2010	55-2050	نتیجہ
عیسائی مذہب	7.2	3.2	4.0 کی کمی
مسلم	1.3	3.2	8.0 کی کمی
ہندو مذہب	4.2	9.1	5.0 کی کمی
global average	5.2	1.2	4.0 کی کمی
یہودی مذہب	3.2	1.2	2.0 کی کمی

3) تیسری fake news یہ بیان کی جاتی ہے کہ مسلمان family planning نہیں کرتے ہیں۔ یا contraception پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں: اس بات کا ازالہ تو مندرجہ بالا data سے ہوجاتا ہے کیونکہ اگر مسلمان family planning کی طرف توجہ نہیں دے رہیں ہیں تو ان کی عورتوں میں fertility rate میں لگاتار کمی کیوں آرہی ہے؟؟ مگر اس بات کو بھی ہم National Heath and Family Welfare کے data سے ثابت کرتے ہیں:

سال	ہندو فیملیز میں family planning یا con-traception کا رجحان	مسلم فیملیز میں family planning یا contraception کا رجحان
93-1992	6.41 فی صد	7.27 فی صد
06-2005	8.57 فی صد	7.45 فی صد
نتیجہ	+2.16 فی صد	18 + فی صد

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں غیر معمولی طور پر اضافہ کی بات جو بعض ہندو تنظیمیں کررہے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ دراصل آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہندوستان کے 4-5 شمالی ہند کے صوبہ جات میں ہی ہورہا ہے اور وہ بھی صرف مسلمانوں میں نہیں بلکہ ہندوؤں کی تعداد میں بھی ہورہا ہے۔ اور اس کی وجہ مذہبی تعلیم نہیں ہے بلکہ اس کی اصل وجہ معاشری یا سماجک ہے جیسا کہ P.E.W. کی رپورٹ میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ہندوستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنا ہے تو حکومت کا اور سماج کا یہ فرض ہے کہ لوگوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیں خاص طور پر عورتوں کو تعلیم یافتہ بنائیں۔ بعض ہندو تنظیم کہانیوں کے طور پر بہت سی ایسی باتیں بیان کرتی ہیں کہ 50-2040ء میں مسلمان اتنے زیادہ ہوجائیں گے کہ ہمارے مندر نہیں رہیں گے۔ ہر جگہ مسجد تعمیر ہوں گی، ہندو کو اپنی عبادت سے روکا جائے گا، ہندوستان کو اسلامک ملک بنادیا جائے گا۔ ہمیں ان کو روکنا ہوگا ورنہ ہماری اگلی نسل خطرہ میں آجائے گی وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی باتیں آج سے نہیں بلکہ کئی دہاکوں سے کہی جارہی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ 1980-90ء کے دہاکے میں یہ کہا جاتا تھا کہ یہ سب 2020-30ء تک ہو جائے گا اور اب اس کو آگے بڑھا کر 2050-60ء تک لے جایا جارہا ہے۔ سمجھدار انسان اس کو باآسانی سمجھ سکتا ہے۔ مندرجہ بالا data سے تو یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح واضح بھی ہوجاتی ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو ہمیشہ سیدھا راستہ دکھائے اور سدبدھی دے آمین ❁❁❁

..اُذۡکُرُوۡا اَمۡوَاتَکُمۡ بِالۡخَیۡرِ..

آہ خواجہ غلام نبی صاحب پڈر نہ رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

محترم غلام نبی صاحب پڈر ساکن ناصر آباد ’’کنی پورہ‘‘ تحصیل وضلع کولگام کشمیر مؤرخہ 12جون 2020ء بمطابق 19شوال 1441ہجری قمری بروز جمعۃ المبارک بوقت رات ساڑھے چھ بجے اپنی رہائش گاہ واقع ناصر آباد میں بقضائے الٰہی 93سال اور دو مہینے کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ دیہات سدھار میں بحیثیت ویلج لیول ورکر (VLW) تعینات ہوئے اور سال 1982ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دورخلافت میں شرف بیعت حاصل کی۔ فالحمد للہ۔جبکہ یہ وہ گھڑی تھی جب پورا گاؤں احمدیت میں داخل ہوا۔مرحوم نیک، دعاگو، جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے وجود تھے۔مرحوم جماعت احمدیہ ناصر آباد میں سیکرٹری مال، صدر جماعت وچیرمین تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیٹوٹ کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پاتے رہے۔مرحوم کے دور صدارت میں 12/اگست 2001ء کو جامعہ مسجد ناصر کی سنگ بنیاد رکھی گئی مرحوم منکسر المزاج ،صاحب رائے اور معاملہ فہم بزرگ تھے۔خلافت سے دلی وابستگی وفا اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔خدمت دین میں کبھی سستی نہ کرنے اور آگے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کے عادی تھے۔مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔مرحوم نظم وضبط کے پیکر تھے۔آپ کو جماعتی عقائد کی حد درجہ جانکاری تھی۔انتظامی صلاحیت بھی بہت اچھی تھی۔سلسلہ کے بزرگوں کا بہت احترام کرتے تھے اور انکی خدمت کو بجالانے کو سعادت سمجھتے تھے۔بہت بہادر اور نڈر تھے۔فلاحی کاموں میں ہمیشہ جوش وجذبے کے ساتھ پیش پیش رہے تھے۔نظام جماعت، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا سلسلہ کے بزرگان جن میں مرحوم ومغفور حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ومرحوم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی، مرحوم عبد الحمید صاحب عاجز مرحوم شریف احمد صاحب امینی اور مرحوم بشیر احمد صاحب خادم قابل ذکر ہیں۔ہمارے گھر میں رہائش پذیر ہوا کرتے تھے۔

آج بظاہر ہمارے پیارے والد صاحب ہم سے دور ہو گئے ہیں اور ہم میں نہیں ہیں لیکن جب بھی ان کی زندگی کا نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے تو ان کو اس حدیث ’’ الموت تحفۃ المؤمن ‘‘ کا مصداق سمجھتے ہیں۔پسماندگان میں تین بیٹے، دو لڑکیاں اور پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں یادگار چھوڑیں ہیں۔سب بچوں کو کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اس سے پہلے خاکسار کی والدہ مسماۃ سارہ بیگم صاحبہ مؤرخہ 29/نومبر 2017ء کو وفات پائی۔دونوں کو اللہ تعالیٰ ابد الآباد تک ان کی روحوں پر اپنے کرم کی بارش نازل فرماتا رہے اور انہیں کروٹ کروٹ اپنی رضا کی جنتیں عطا کرے اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور انکی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

والسلام: خاکسار

محمد امین پڈر ایڈووکیٹ ناصر آباد کولگام (کشمیر)

❀❀❀

محترم ایس۔ ایم۔ جعفر صادق صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کے دادا جان مکرم ومحترم ایس۔ایم۔جعفر صادق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شیمو گہ کرناٹک کی وفات مورخہ ۱۸-۰۸-۲۰۲۰ بروز منگل شام ۶:۳۰ کو بمقام شیمو گہ کرناٹک بقضائے الٰہی وفات ہو گئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب مرحوم بانئی جماعت احمدیہ شیموگہ کرناٹک کے بیٹے تھے۔آپکی پیدائش ۱۱ جون ۱۹۳۴ کو بمقام شیموگہ میں ہوئی۔آپ بچپن سے ہی بہت نیک، صالح، صوم وصلواۃ کے پابند تھے۔اپنی نمازوں کی خاص حفاظت کرنے والے تھے۔بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور قرآن کریم کے مطالب پر غور وفکر کرنے والے قرآن کریم سے بے حد عشق کرنے والے تھے۔ہمیں خاص طور پر کہتے تھے کہ قرآن کریم پر غور کرکے پڑھو اگر کہیں مطالب سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اللہ تعالیٰ خود اسکے مطالب سمجھادیگا۔

آپ نے قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام ودیگر علمائے کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا۔آپکی اپنی ذاتی لائبریری موجود تھی جس میں پرانی نایاب کتب ہیں۔بحث ومباحثہ کا خاص ملکہ آپکے اندر پایا جاتا تھا۔بہتیرے غیر احمدی علماء جو مسجد کے پاس آتے تھے ان سے بحث ومباحثہ کرتے تھے۔آپ ہمیشہ کہتے تھے کہ ہمارے لئے صرف قرآن کریم ہی کافی ہے۔اور قرآن کریم سے دلائل پیش کرتے تھے قرآن کریم کی بہت ساری آیتوں کو یاد کیا ہوا تھا۔

موصوف شروع سے ہی جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز تھے۔سب سے پہلے آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے قائد مجلس کو طور پر منتخب ہوئے۔بعد ازاں سیکریٹری تعلیم وتربیت، سیکریٹری امور عامہ کے طور پر خدمت سرانجام دی۔مکرم ومحترم سید مدار احمد صاحب کی وفات ۱۹۷۷ میں ہوئی تو آپ بطور صدر جماعت منتخب ہوئے۔اس طرح ۱۹۷۷ سے ۲۰۰۳ تک ۲۷ سال کا طویل عرصہ آپ صدر جماعت احمدیہ شیموگہ کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔الحمدللہ موصوف اپنی زندگی میں ہمیشہ افراد جماعت کی تعلیم وتربیت پر بہت زور دیتے تھے۔ہمیشہ افراد جماعت کو قرآن کریم سے دلائل سکھاتے۔قرآن کریم کے بعض حصوں کو یاد کرواتے۔الحمدللہ۔ افراد جماعت نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

موصوف بہت پیار کرنے والے خوش اخلاق بہت مہمان نواز تھے۔جب بھی کوئی مرکزی نمائندہ جماعت احمدیہ شیموگہ میں تشریف لاتے تو ہمیشہ انکا خاص خیال رکھتے،انکی رہائش وطعام کا انتظام فرماتے۔انکے ساتھ جماعتی گفتگو کرتے۔ہمیشہ تبلیغی گفتگو کیا کرتے تھے۔حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔جب بھی میاں صاحب جماعت احمدیہ شیموگہ تشریف لاتے تو انکے ساتھ ہی کافی وقت گزارتے تھے۔بہت ہی پیار ومحبت کا تعلق تھا۔ اسی طرح کئی علمائے سلسلہ کی تشریف آوری شیموگہ جماعت میں ہوا کرتی تھی انکے ساتھ بھی بڑے اچھے تعلق تھے۔خلافت احمدیہ سے بے لوث محبت رکھنے والے تھے نیز عہدیداران کی عزت کرنے اور کروانے والے تھے۔

آپنے اپنی بیوی کے علاوہ ۱۰ بیٹے ۲ بیٹیاں اور پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیوں کو پسماندگان چھوڑا ہے۔

ایک پوتا مکرم میر اعظم ذکریا صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی ہند کو طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔انکی بڑی بہو مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ ضلعی صدر لجنہ اماء اللہ کو طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں، ایک بیٹی امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ شیموگہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں، ایک بیٹا مکرم میر انصار الحق صاحب ضلعی ناظم مجلس انصار اللہ ضلع شیموگہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔اسی طرح انکے ایک نواسے مکرم میر وسیع الرحمن صاحب ضلعی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔اور بھی افراد خاندان مقامی جماعت میں مختلف خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپکی تدفین مورخہ 19 اگست 2020 کو بعد نماز ظہر احمدیہ قبرستان شیموگہ میں ہی عمل میں لائی گئی۔

پس آخر پر یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے دادا جان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

(طارق احمد ادریس)

ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر کنڑا ایڈیشن شیموگہ، کرناٹک

❁❁❁

سائنس کی دنیا

Science

موبائل ٹاور صحت کیلئے انتہائی خطرناک

جدید ٹکنالوجی سے لیس آج کا (smartphone) بہت تیزی سے مقبول ہوا اور دن بدن اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے، سیل فون جہاں جدید سہولیات وآسانیاں فراہم کرتا ہے، وہیں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں پہلے بھی آپ نے پڑھا ہو گا لیکن اب نئی تحقیق میں اسمارٹ فون (smart phone) اور اس کے ٹاور (mobile tower) کے بہت نقصانات ہیں جنہیں پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے جن لوگوں کے گھر موبائل ٹاور کے قریب ہیں ان کی صحت اچھی نہیں رہتی طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہیں۔ موبائل ٹاور سے نکلنے والی ریڈیائی شعائیں (rays) سے ذہنی کشیدگی، سردرد، الجھن، چڑچڑاپن وغیرہ بڑھ جاتا ہے، نئی تحقیق کے مطابق موبائل فون کی برقناطیسی (electromagnetic radiation) تابکاری چھوٹے بچوں کے لیے بہت ہی خطرناک ہے، اسمارٹ فون کا زیادہ استعمال ہر شخص کے لیے خاص کر کم عمر بچوں کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ موبائل ٹاور اور موبائل سے نکلنے والی تابکاری لوگوں کے دماغ پر خاص کر بچوں کی یادداشت پر اثر ڈالتی ہے، یہ بات سوئس سائنسدانوں کی تحقیق سے سامنے آئی ہے جس میں 12 سال سے 17 کی عمر کے 700 بچوں پر ایک سال تجربہ کیا گیا۔ نتائج کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کی اسمارٹ فون کی اسکرین سے نکلنے والی شعائیں لوگوں کی یادداشت کو خاص کر بچوں کی یادداشت (memory) کو بہت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ فیگرلی میموری جو دماغ میں دائیں جانب موجود ہوتی ہیں اس پر ان شعاؤں کا زیادہ اثر پڑتا ہے، جس سے چڑچڑا پن، سردرد بھولنے کی عادت میں زبردست اضافہ ہوتا ہے، واضح رہے کہ سائنسدانوں نے موبائل کے ٹاوروں کو صحت کے لیے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ ہارڈورڈ اور بوسٹن یونیورسٹیوں کے سائنسدانوں نے اپنی تحقیق میں موبائل فون ٹاورز یعنی کھمبوں سے نکلنے والی شعاعوں کو مضر صحت قرار دیا ہے، اپنی تحقیق میں بتاتے ہیں موبائل ٹاور سے نکلی ہوئی ریڈیائی لہروں سے انسانی صحت پر خراب اثرات مرتب ہو رہے ہیں، موبائل ٹاور کے آس پاس رہنے والوں کے جسم پر تھرمل اثرات کا زیادہ اثر پایا جاتا ہے اس صورت حال میں جب کوئی شخص موبائل سے بات کرتا ہے، موبائل kabat تھرملا کے اثرات سے اس کے کان کے آس پاس پسینہ آتا ہے یہ واضح اشارہ ہے براہ راست انسانی خلیات، جین اور ڈی این اے کی تھرملا اثرات ایک ہی قسم ہے جو انسانوں کے لیے زیادہ خطرناک ہے، جو کینسر کی بیماری پیدا کرتے ہیں، ضرورت سے زیادہ موبائل کا استعمال اور موبائل ٹاور کے قریب رہنے والوں کی یادداشت بہت کم ہوجاتی ہے تھوڑی، تھوڑی دیر میں ذہن سے بات نکل جاتی ہے پھر دماغ پر زور دینا پڑتا ہے بھولی ہوئی بات کو یاد کرنے کے لیے دماغ پر زور ڈالنا پڑتا ہے، نیند نا آنا، سردرد ہونا، بے چینی ہونا وغیرہ وغیرہ روز کا معمول ہوجاتا ہے، سائنسدانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے اندر تولیدی صلاحیتیں بہت کم ہوجاتی ہیں، (یعنی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت) اسقاط حمل کی بڑھتی تعداد میں موبائل ٹاور اور موبائل کی برقناطیسی تابکاری کا بڑا حصہ ہے اور دل کی بیماریوں میں اضافے کا سبب بھی ہے۔

موبائل ٹاورز اور کینسر:

کینسر پر تحقیق کرنے والی ایجنسی (روز ویل پارک کمپرلی ہینو کینسر ینٹر نیویارک کے) مطابق موبائل کے کھمبے سے انتہائی طاقتور شعائیں خارج ہوتی ہیں جو لوگ موبائل فون ٹاور کے 100 میٹر کے علاقے میں رہائش پذیر ہیں ان کو کینسر کا ہونے کا بہت زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور اس کے اثرات سے اردگرد رہنے والے جانور بھی متاثر ہوتے ہیں، فرانس کے سائنسدانوں کے مطابق موبائل فون کے کھمبوں کے سامنے 200 میٹر کے فاصلے تک کوئی بچہ اور کوئی بھی جاندار نہیں رہنا چاہیے کیونکہ ٹاور سے نکلنے والی شعائیں جو خارج ہوتی ہیں اس کی رینج رہائشی علاقے میں 2 کیلو میٹر تک ہوتی ہے، جبکہ میدانی علاقوں میں اس کی مضر شعاؤں کی رینج

Range,) پہنچ) 4 کیلو میٹر تک ٹریول یعنی حرکت کرتی ہیں، فرانس کے مشہور سائنسداں پروفیسر راجر سینٹی اور اسپین کے پروفیسر کے انر ناویر نے اپنے تحقیقی مقالوں میں لکھا ہے ہے کہ موبائل فون کے ٹاورز کے 300 سے 400 میٹر تک نصف قطر میں مختلف جانداروں میں بیماری کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اسپین میں موبائل کمپنیوں نے اپنے کھمبے اس لیے اتارے کیوں کہ وہاں پر تھوڑے عرصے میں کافی لوگ برقی مقناطیسی مائیکرو ویو شعاؤں سے متاثر ہوئے۔ نیوزی لینڈ میں موبائل کھمبوں کو تعلیمی اداروں کے قریب ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کینسر تحقیق سے متعلق عالمی ادارے آئی۔ اے۔ آر۔ سی کے مطابق موبائل فونز کھمبوں سے شعائیں نکلتی ہیں زیادہ حد تک یہ امکان ہے کہ یہ جانداروں میں دماغ کے کینسر کا سبب بنتی ہیں۔ عالمی ادارہ انٹر فونز نے 13 ممالک کے افراد پر 10 سال تک تحقیق کی اور ان میں جو لوگ 2 گھنٹے مسلسل موبائل فونز کا استعمال کرتے ہیں، ان میں 5117 افراد کے دماغ میں رسولی پائی گئی۔ جرمن، آسٹریا، برازیل اور اسرائیل میں 5 سے 10 سال کے عرصے میں کینسر زدہ افراد میں اضافہ ہوا ہے۔

بچاؤ کے طریقے:

لوگوں کو چاہیے کہ ان فلیٹوں میں کرائے پر گھر نہ لیں جن میں ٹاور لگے ہیں، جہاں موبائل ٹاور ہوں کم از کم 600 میٹر دور مکان بنائیں یا کرایہ پر لیں، جمشید پور، ادیت پور، شیر پنجاب علاقہ کے ایک فلیٹ ''سویرا'' (Savera) میں فلیٹ کے مالک نے اپنے فلیٹ میں موبائل ٹاور لگانا چاہا جس کے لیے ہر ماہ اسے 3000 مہینہ کرایہ اور پانچ موبائل فون فری کالنگ کے ساتھ مل رہے تھے، لیکن اسی فلیٹ میں رہنے والے ادیت بنرجی نے نہیں لگانے کی بات کہی بات آگے بڑھ کر کورٹ تک پہنچ گئی کمپنی نے فلیٹ کے رہنے والے ہر شخص کو ایک موبائل فری کا آفر دیا سب تیار ہو گئے بچارے ادیت بنرجی اکیلے کیس لڑ رہے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں آبیل مجھے مار، بلکہ دوڑ کے مار موبائل استعمال کرنے والے حضرات اور موبائل ٹاور کے قریب رہنے والے حضرات توجہ دیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے کم سے کم موبائل کا استعمال کریں اور ان جگہوں پر رہائش سے بچیں جہاں ٹاور لگے ہیں۔

❁❁❁

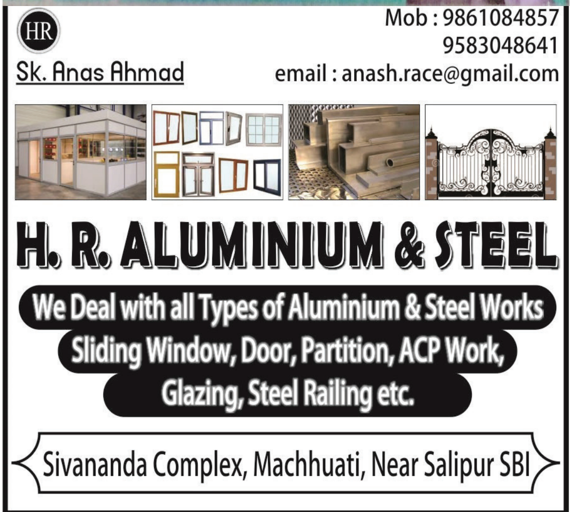

گوشۂ ادب

غزل

(مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ)

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں
lagtā nahīñ hai dil mirā ujḌe dayār meñ
kis kī banī hai ālam-e-nā-pā.edār meñ

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغدار میں
kah do in hasratoñ se kahīñ aur jā baseñ
itnī jagah kahāñ hai dil-e-dāġh-dār meñ

کانٹوں کو مت نکال چمن سے او باغباں
یہ بھی گلوں کے ساتھ پلے ہیں بہار میں
kāñToñ ko mat nikāl chaman se o bāġhbāñ
ye bhī guloñ ke saath pale haiñ bahār meñ

بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں
bulbul ko bāġhbāñ se na sayyād se gila
qismat meñ qaid likkhī thī fasl-e-bahār meñ

کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں
kitnā hai bad-nasīb ‹zafar› dafn ke liye
do gaz zamīn bhī na milī kū-e-yār meñ

❁❁❁

غزل

مبارک احمد خان عمرؔ قادیان

صنم کے لئے یا خدا کے لئے
کسے ڈھونڈتے ہو وفا کے لئے
محبت سے مجروح اے خستہ دل
ہزاروں ہیں نسخے دوا کے لئے
بس اک مرگ آتی رہے بارہا
تڑپتے رہو گے شفا کے لئے
حوالے نہ اپنے تھا اک بھی اسیر
کہ مشہور تھے ہم دغا کے لئے
اٹھایا کبھی ہمنے اپنا جو سر
گرا کٹ کے پھر وہ وفا کے لئے
جلا کر جو بیٹھے تھے میرا شجر
وہ ہی منتظر ہیں صبا کے لئے
نکالے گئے تھے جو جنّت سے واں
تڑپتے ہیں تب سے وفا کے لئے
کئی دور آکر ہیں گزرے عمر
ہر اک بار تھے ہم سزا کے لئے

❁❁❁

HEALTH & FITNESS CORNER

گوشت کھانے میں احتیاط کریں

عید قرباں کے بعد ہر گھر میں تقریباً روز ہی گوشت پکایا جارہا ہوتا ہے اور انواع و اقسام کے کھانے تیار کیے جا رہے ہوتے ہیں۔ کہیں باربی کیو کا دھواں اٹھ رہا ہوتا ہے تو کہیں بریانی اور چانپ کی خوشبو آرہی ہوتی ہے۔ لیکن ان خوشیوں اور مسرتوں سے آپ تب ہی لطف اندوز ہوسکتے ہیں جب آپ صحت مند رہیں۔ اگر گوشت کھانے میں احتیاط نہیں کریں گے تو طبیعت ناساز ہونے کا امکان پیدا ہوجائے گا، یہی وجہ ہے کہ عید قرباں پر عموماً اسپتالوں میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے میں آتا ہے اور یہ سلسلہ کچھ روز تک جاری رہتا ہے۔ لوگوں کے بیمار ہونے کی بنیادی وجوہات میں گوشت کی اضافی مقدار کھانا، بے احتیاطی کرنا، پانی نہ پینا اور ورزش نہ کرنا قابل ذکر ہیں۔ آیئے آج کے مضمون میں جانتے ہیں کہ آپ کس طرح صحت مند اور تندرست نظر آسکتے ہیں۔

گوشت اچھی طرح دھونا

عید قرباں پر گوشت کو مختلف طریقوں اور مزیدار ریسیپی سے تیار کیا جاتا ہے لیکن اس سے قبل گوشت کا اچھی طرح دُھویا جانا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹرز کی رائے کے مطابق قربانی کے گوشت کو خوب اچھی طرح دھو کر پکایا جائے کیونکہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ باربی کیو کی تیاری کے دوران بھی اس بات کو یقینی بنائیں کہ بوٹیاں کچی نہ ہوں، نہ ہی خون لگا گوشت پکائیں جبکہ کوئلے بھی اچھی طرح جل کر سرخ ہوجائیں ورنہ گوشت میں کاربن شامل ہوسکتا ہے۔

یومیہ گوشت کی مقدار

طبی ماہرین کے مطابق عید الاضحیٰ کے بعد معمول سے زیادہ گوشت کا استعمال آپ کو بیمار کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کی اہم وجہ گوشت کا بآسانی ہضم نہ ہونا ہے، لہٰذا گوشت کی اضافی مقدار ڈائریا اور قبض جیسی صورتحال پیدا کرسکتی ہے۔ ماہرین صحت کی رائے کے مطابق ایک صحت مند انسان (150پاؤنڈ وزن) کے لیے دن بھر میں گوشت کی مناسب مقدار کی حد 97.5 گرام ہے۔ طبی ماہرین ذیابطیس کے مریضوں کے لیے لال گوشت کا استعمال ممنوع قرار دیتے ہیں، لہٰذا انھیں کلیجی اور مغز کا استعمال تو ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس ڈاکٹر کے مشورے سے کم مقدار میں گوشت کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب بلڈ پریشر اور قلبی امراض میں مبتلا افراد کے لیے بھی گوشت کا استعمال معالج کے مشورے سے کرنا ضروری ہے۔

کھانے کے بعد سبز چائے

عید کے بعد گوشت پکنے معمول کا حصہ ہوتا ہے، ایسے میں آپ خود کو گوشت کھانے سے نہیں روک پاتے۔ لہٰذا ایسی صورت میں کھانے کے بعد سبز چائے (گرین ٹی) کا استعمال یقینی بنائیں۔ ایک کپ لیمن جوس یا گرین ٹی انسان میں میٹابولزم کی شرح کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے لیکن یہ تب ہی ممکن ہوسکتا ہے جب گرین ٹی بغیر چینی کے تیار کی گئی ہو۔

پھلوں اور سبزیوں کا استعمال

اپنی خوراک میں سبزیوں اور پھلوں کو بھی شامل رکھیں تاکہ آپ کی غذا میں توازن برقرار رہ سکے۔ اس حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ چونکہ عید قرباں پر زیادہ تر لوگ دوپہر اور رات کے کھانے میں گوشت کا استعمال کرتے ہیں، لہٰذا صبح ناشتے میں پھلوں اور دیگر ضروری غذائی اجزاء استعمال کرنے پر توجہ دیں۔ اپنی صبح کا آغاز ۲ سے ۳ گلاس لیموں ملے گرم پانی سے کریں، ساتھ ہی کم کیلوریز پر مشتمل غذاؤں کا انتخاب کریں۔ ناشتے میں آپ نارنگی، انڈے اور اسموتھی کا استعمال یقینی بنائیں۔

سوفٹ ڈرنک سے گریز

طبی ماہرین کے مطابق چٹ پٹے کھانوں کے بعد سوفٹ ڈرنک کا استعمال کافی نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ کھانوں کے ساتھ ساتھ سوفٹ ڈرنک استعمال کرنے میں احتیاط برتیں۔ اس کے علاوہ ضرورت سے زیادہ ٹھنڈا پانی پینے اور برف کی اشیاء استعمال کرنے سے پرہیز کریں اور کولا مشروبات سے تو خاص طور پر بچیں۔

کھانے میں 6 گھنٹے کا وقفہ

تحقیق سے یہ ثابت ہے کہ اگر دن بھر میں دو بار گوشت استعمال کیا جارہا ہے تو ان دونوں کھانوں کے درمیان کم از کم 6 گھنٹوں کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔

گوشت کو زود ہضم بنائیں

ماہرین کے مطابق بکرے کا گوشت ہر عمر اور ہر مرض کے افراد کے لئے بہتر ہے۔ بلند فشار خون (High Blood Pressure) کے مریض گوشت کے پکوان میں نمک کم سے کم استعمال کریں۔ دوسری جانب خیال رکھیں کہ گوشت بغیر مسالے یا پھر کم مسالے اور شوربے کیساتھ پکایا جائے کیونکہ تیز مسالوں والا اور بھنا گوشت صحت کیلئے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گوشت کھانے کے شوقین افراد کھانے کے بعد چہل قدمی کو یقینی بنائیں۔

گوشت زیادہ دن فریز نہ کریں

کوشش کریں کہ قربانی کے گوشت کو تین ہفتوں سے زیادہ استعمال نہ کریں کیونکہ فریز کیا گیا گوشت بھی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

Abdul Hai 9916334734
AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

Mubarak Ahmad 9036285316 9449214164
Feroz Ahmad 8050185504 8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

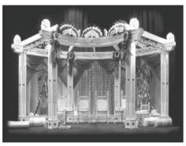
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

دلچسپ و عجیب

ڈریگن فلائی

حشرات میں سے ممکنہ طور ڈریگن فلائی سب سے زیادہ خطرناک فضائی شکاری ہے اور یہ جانداروں میں سے سب سے زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ آنکھوں والا جاندار ہے، اس کی آنکھیں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ تقریباً مکمل

سر کو ڈھانپے ہوئے ہیں جو اسے 360 ڈگری زاویے میں دیکھنے کا اہل بناتی ہیں۔ یہ آنکھیں 30000 بصری یونٹس پر مشتمل ہیں، جنہیں اوماٹیڈیا کہا جاتا ہے۔ ہر ایک آنکھ، ایک لینس اور روشنی کے حساس خلیات کی ایک سیریز پر مشتمل ہوتی ہے۔

یہ رنگوں اور پولرائزڈ روشنی کا پتہ لگانے، شکار کے لئے معمولی حرکت کا پتہ لگانے کے لئے بہت حساس اور مفید ہیں. ڈریگن فلائی کی چند اقسام جو کہ شام میں شکار کرتی ہیں، انہیں شام کی کم روشنی میں بھی بلکل صاف اور واضح دکھائی دیتا ہے، جب کہ ہم انسانوں کو کچھ بھی دیکھنے کے لئے انتہائی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ صرف یہی نہیں ڈریگن فلائی کے پاس تین چھوٹی آنکھیں ہیں جنہیں (اوسیلی Ocelli) کا نام دیا گیا ہے۔

یہ چھوٹی اوسیلی آنکھیں اس کے سر کی بڑی آنکھوں سے کہیں زیادہ تیزی سے انتہائی معمولی حرکت کا پتہ لگا لیتی ہیں۔ یہ اوسیلی آنکھیں تیزی سے بصری پیغام ڈریگن فلائی کی مرکزی موٹرز کی جانب بھیجتی ہیں اور ایک سیکنڈ کے اندر وہاں سے شکار کیڑے کی اعصابی مضبوطی، اس کی جسمانی پھرتی اور مہارت کے بارے میں وضاحت کا جوابی ردعمل موصول ہوتا ہے لیکن صرف ڈریگن فلائی کے پاس اوسیلی آنکھیں نہیں ہیں، کچھ مکھیوں میں اس سے بھی زیادہ جدید اوسیلی آنکھیں ہیں۔

حیرت انگیز پرندہ

قدرت نے ہر جاندار کو رزق کی تلاش کے لئے کوئی نہ کوئی منفرد خوبی عطا کی ہے لیکن ایک پرندے

کی خوبی اس قدر منفرد اور دلچسپ ہے کہ اس کی ذہانت و فطانت پر یقین کرنا مشکل ہے۔ انڈیکٹر نامی پرندہ گہرے رنگ کی فاختہ جیسا نظر آتا ہے اور گھنے جنگلوں میں پایا جاتا ہے، جہاں عموماً شہد کے چھتوں کی بھی بہتات ہوتی ہے۔

یہ پرندہ جنگل میں شہد اتارنے کے لئے آنے والے انسانوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور پھر جلد ہی بھانپ جاتا ہے کہ وہ کسی چھتے کی تلاش میں ہیں۔ یہ ذہین پرندہ انسانوں کو اپنی رہنمائی میں قریب ترین چھتے تک لے جاتا ہے۔ شہد اتارنے والوں کو بھی اس کی مخصوص چہچہاہٹ اور پرواز سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شہد کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔

جب شہد نکال لیا جاتا ہے تو خالی چھتے کی صورت میں اس پرندے کو اس کی محنت کا معاوضہ مل جاتا ہے۔ یہ چھتے اور اس میں پائی جانے والی مکھیوں کی باقیات کو کھاتا ہے اور خوشی کے گیت گاتا ہوا اڑ جاتا ہے۔ حصول خوراک کے لئے اس پرندے کا انسان کے ساتھ گٹھ جوڑ صدیوں سے جاری ہے۔ انڈیکٹر پرندے کی اس خاص خصوصیت کی وجہ سے اس کی نسل کو 'ہنی گائیڈ' بھی کہا جاتا ہے۔

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

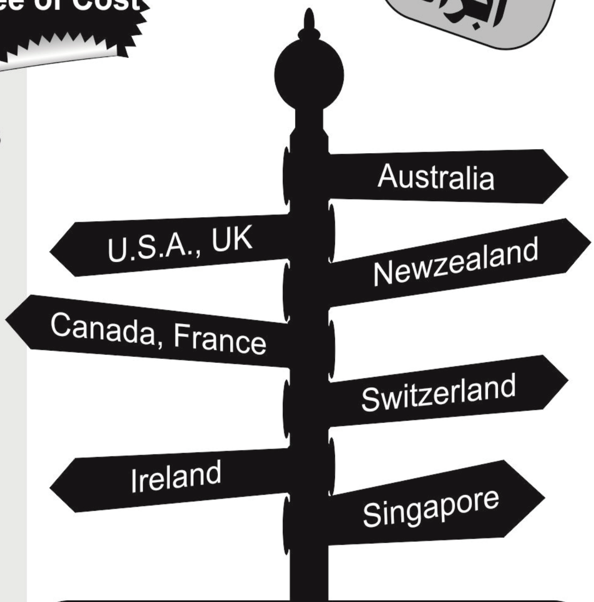

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

Prop. **Mahmood Hussain**
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

EXIDE

MUJEEB AHMED
Prop.

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE

EXIDE Loves Cars & Bikes

Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS

M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.

KOHINOOR PRESS

INDIA MOVES ON EXIDE

bookstalls and book fairs held across the world, 774,000 people received the true message of Islam.

His Holiness(aba) presented an incident from a book fair in India, where a man came and began raising allegations against the Qur'an, saying that it taught the killing of others etc. He was told that there were no such teachings in the Qur'an. Upon hearing some answers, he decided to sit in the stall and discuss Islam for a few hours. After this discussion, he said that up until now, he would never find a response or answer to his questions. Thus his hatred towards Islam continued to increase and he had even decided to start a television channel against Islam. However he said that day, after having a discussion with an Ahmadi at the book fair, his perspective had changed entirely. He said that he would no longer speak out against Islam and would not air anything against Islam on his television channel. His Holiness(aba) said that by spreading literature in this way, the Jama'at has been able to convey the true message of Islam and remove misconceptions, contrary to the actions of clerics which do nothing to help propagate the true image and message of Islam.

His Holiness(aba) mentioned an incident of a peace symposium held in Finland where a diplomat who had previously lived in Pakistan as an ambassador also attended. He mentioned the great services the Ahmadiyya Community has offered in Pakistan. He also expressed his dismay at the attempt to erase the history of Dr. Abdus Salam, the first Nobel Laureate from any Muslim country, solely because he was an Ahmadi, to the extent that the word 'Muslim' was erased from his tombstone. His Holiness(aba) said that whether Ahmadis say anything or not, those who are learned know what Ahmadis have done for Pakistan and how they are treated now. In any case, Ahmadis will always be loyal to Pakistan, as they always have been. God-Willing, the persecution will soon fade away.

His Holiness(aba) said that this was the first part of the report, the second part of which will inshaAllah [God-willing] be presented on Sunday evening in front of a small gathering which will also be broadcasted live around the world.

❁❁❁

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's

08182-640054
9448786601
9632888611

J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

madiyyat. Upon going there, they found two sects who were at odds and had decided that they would wait for the coming of the Messiah. They were given some literature, and then this group returned again to the village. The local people said that upon reading the literature of the Jama'at, they realized that this was the community of the Messiah for whom they had been waiting.

The missionary from Kababir wrote to His Holiness(aba) that the Jama'at has been established in Al-Khaleel, which is also where the graves of Hazrat Ibrahim(as), Hazrat Ishaaq(as), Hazrat Ya'qub(as) and of other family members are located.

New Houses of God

Then, His Holiness(aba) presented the report regarding the establishment of new mosques. By the grace of Allah, a total of 217 new mosques were established in the past year, of which 124 were newly built and 93 were mosques that had already been built. His Holiness(aba) read out a list of countries where new mosques were established which covered four continents of the world.

His Holiness(aba) mentioned that a new mosque was established in Guatemala for the first time in 31 years, Masjid Noor. When the foundation for the mosque was laid, there was no road which led to it. There was a narrow dirt path which was very dangerous. But since then, by the grace of Allah, a paved road has been made for a distance of 17 miles leading to the mosque.

His Holiness(aba) said that in Norway, the Jama'at obtained a building which previously served as a church and converted it into a mosque. Previously, the Jama'at had purchased another building to convert into a mosque, but was faced with great opposition by the locals, which included a local church. This lasted for about two years. God's work is such, that the same church which was hindering the Jama'at from establishing a mosque could no longer maintain the church and were forced to sell it. The local council suggested it be sold to the Ahmadiyya Community, and thus, the very same church was turned in to a mosque, Masjid Maryam.

His Holiness(aba) mentioned that a mosque was established in Malawi for the first time. He also mentioned a new mosque was established in Mexico. There is also a mosque under construction in Belize which will soon be completed, God-Willing!

The Amir of the Jama'at in Tanzania wrote to His Holiness(aba) during their efforts to build new mosques, local clerics would pose hinderances. Despite these hinderances, the Jama'at was still able to build mosques, upon which the locals said that this community surely has a higher power helping them, seeing as they are still able to build such great and beautiful mosques.

New Mission Houses

His Holiness(aba) said that by the grace of Allah Almighty, 97 new Mission Houses were established around the world.

His Holiness said that Waqar-e-Amal is a key feature of the Community, whereby work is done on a volunteer basis to help not only the Jama'at but the local community as well. Work is also done specifically pertaining to the building of mosques. During the past year, 114 countries took part in Waqar-e-Amal. Through volunteer efforts spanning 41, 111 sessions of Waqar-e-Amal, a total of $5,213,000 was saved.

Scale of Voluntary Work

His Holiness(aba) mentioned the work being done through the Raqeem Press, established in eight African Countries, under the supervision of the Raqeem Press in the UK. During the past year, the Raqeem Press in UK printed over 360, 000 books.

One of the salient features of this year is that the Jama'at in Qadian, after working on it for 6-7 years, the Holy Qur'an has been printed in a beautiful font, along with excellent binding and overall quality of print. The font is called Khatt-e-Manzoor. Further copies of the Holy Qur'an along with translation will also be printed in this font.

His Holiness(aba) mentioned that despite the great restrictions and hardships created for Ahmadis in Pakistan pertaining to the reading and distributing of the Holy Qur'an, God Almighty has opened up many new avenues in this regard throughout the world for the Jama'at.

Increase in Publications

His Holiness(aba) said that a total of 4,256,659 publications were published in 93 countries. These include 407 different books in 42 different languages. His Holiness(aba) then presented various faith-inspiring incidents of how the spread of literature helped individuals in recognizing the true Islam.

Exhibitions and Book Stalls

His Holiness(aba) said that by the grace of Allah Almighty, the true message of Islam was conveyed to 22,700,000 people through the distribution of 9,357,000 leaflets. Furthermore, through 7540 exhibitions held across the world, 343,000 people received the true message of Islam. Then, over 5000

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 7th August 2020 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta`awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness(aba) recited a portion from the Holy Qur'an, the translation of which is as follows:

'They desire to extinguish the light of Allah with the breath of their mouths, but Allah will perfect His light, even if the disbelievers hate it. He it is Who has sent His Messenger with the guidance and the Religion of truth, that He may cause it to prevail over all religions, even if those who associate partners with God hate it.' (61:9-10)

His Holiness(aba) said that today is August 7th, which according to the calendar of the UK Jama'at, is meant to be the first day of Jalsa Salana, which cannot be held due to the current pandemic. May Allah bring things back to normal that we may be able to hold this convention once again.

Efforts to Cover Jalsa Salana

His Holiness(aba) said that MTA has planned to try and fill the void, by replaying some of the addresses given by His Holiness(aba) on the occasion of previous Jalsas and they will also be conducting some live programmes. May these programmes prove beneficial for Ahmadis all around the world. All Ahmadis should watch these proceedings from home.

His Holiness(aba) said that he also thought it would be better, rather than the old report of the Jama'at's progress throughout the year being played from last year, he would present an updated report. Though certain programs could not be held during the year due to the pandemic, the Jama'at has continued to progress. Many people have written that the level of Tarbiyyat or moral training especially in children has increased.

His Holiness(aba) said that usually, the report presented on the second day of Jalsa cannot be presented in full, due to the shortage of time. However now, an opportunity has presented itself where he will present some portion of the report today and the remainder during a live address on the coming Sunday.

His Holiness(aba) said that before presenting the report, he would present an excerpt from the writings of the Promised Messiah(as) pertaining to the verses he recited in the beginning of the Sermon and how they clearly announce the coming victory of Islam which is associated with his advent as the Promised Messiah(as). His Holiness(aba) further said that the faith inspiring incidents which would be presented in the report speak for themselves in this regard.

New Seeds Sown

His Holiness(aba) said that by the grace of Allah, in the past year, apart from Pakistan, 288 new Jama'ats were established in the world, and the seed of Ahmadiyyat has been sown in 1040 new places. In this regard, Sierra Leone is at the top of the list, then Congo Kinshasa and Ghana in third.

A local mu'allim from Congo Kinshasa wrote to His Holiness(aba) that when the local cleric of a village heard a program of the Jama'at on the radio he came to the mosque and began asking many questions. When he was given answers and given further material to study, he realized the truth and accepted Ahmadiyyat. Upon returning to his village, he conveyed this message and thus, 20 more people entered the fold of Ahmadiyyat.

The Amir of the Gambia Jama'at wrote to His Holiness(aba) that when a local mu'allim went to a village to propagate the message of Islam, an elder was very happy. He said that you and your community are following the true practice of Islam. Just as the Holy Prophet(sa) migrated for the sake of spreading Islam, so too have you travelled to spread the message of Islam. Then the elder said that we all accept this message you have brought regarding the Imam Mahdi, and then two families comprising of 19 people entered the fold of Ahmadiyyat.

His Holiness(aba) said that a missionary from Liberia wrote of his visit to a village. Upon going there he found that rather than offering the Friday Prayer in their mosques, everyone would gather in a village. When asked why they do this, they replied that their Imam had told them that the only way to offer the Friday Prayer was to sacrifice three goats and present the meat to him. The local missionary informed them that there was no such teaching in Islam, in fact this was an innovation. Thus he taught one of the local members how to lead the Friday Prayer, and thus they were able to offer the Friday Prayer without having to follow the innovations created by the local cleric. In this way, an entire village entered the fold of Ahmadiyyat.

The missionary from the Philippines wrote to His Holiness(aba) that a group went to a town to preach the message of Islam Ah-

قادیان دارالامان میں کورنٹائین سینٹر کی بعض تصاویر
وقارِ عمل کرتے ہوئے، سینیٹائیز کرتے ہوئے، جلسہ کرتے ہوئے، بستر اور کھانے کی اشیاء پہنچاتے ہوئے
مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام روٹی پلانٹ میں روٹی بنانے کی ٹریننگ لیتے ہوئے۔

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2018-19
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/ Issue

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat
PH: 91-1872-220139 Fax: 222139 e-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: K.Tariq Ahmad
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 4 | September 2020 CE | Issue 9

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”...اسی طرح لغویات میں گندی اور ننگی فلمیں ہیں۔ گندی اور ننگی کتابیں ہیں۔ رسالے ہیں یہ سب اس بہانے سے مارکیٹ میں پھیلائی جاتی ہیں کہ اس زمانہ میں جنسی تعلقات کا پتہ لگنا چاہیے تا کہ اُن بُرائیوں سے بچا جا سکے۔ بچّے تو پتہ نہیں یہ ہیں کہ نہیں، لیکن سڑک پر ہر گلی کے نکڑ پر ایسے جو اشتہارات ہیں اخلاق سوز قسم کے وہ بُرائیوں میں ضرور معاشرے کو گرفتار کر دیتے ہیں۔ جو چیز فطری ہے اس کا جب وقت آئے گا تو خود بخود پتہ چل جائے گا۔ جب اس کا پتہ لگنے کی ضرورت ہے۔ علم کے نام پر اس ذہنی عیاشی سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو زنا سے بچاؤ۔ پس ہر عورت کو ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہئے اور ہر بچی کو، جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے، جس کا دماغ میچور (mature) ہو چکا ہے یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ بُرائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی۔ اس لئے ان سے بچنا ہے۔ ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہو جائے وہ بھی لغویات میں ہے مثلاً انٹرنیٹ کے بارے میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ یہ اس زمانے کی ایجاد ہے اور یہ ایجادات اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانے میں مقدر کی ہوئی تھیں۔ قرآن کریم میں مختلف ایجادات کا اعلان بھی فرما دیا۔ انٹرنیٹ بھی ان میں سے ایک ہے اور ٹیلی فون کا نظام جو ہے وہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ ٹیلی وژن کا نظام ہے یہ بھی ان میں سے ایک ہے جنہوں نے اشاعت کے لئے کام آنا تھا۔“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 11/ جون 2006ء)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik